

بسم الله الرحمن الرحيم  
ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

# اُردو

برائے جماعت پنجم



پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

جملہ حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔  
اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپر، گائیڈ بکس، خلاصہ جات،  
نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

## مصنفین

- ڈاکٹر ایوب ندیم  
پی ایچ ڈی (اُردو)  
ایسوسی ایٹ پروفیسر (شعبہ اُردو)  
گورنمنٹ کالج آف سائنس، وحدت روڈ، لاہور
- ناصر بشیر  
ایم۔ اے (اُردو)  
اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ دیال سنگھ کالج، لاہور
- تابندہ سراج  
ایم۔ اے، ایم فل (اُردو)  
اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج برائے خواتین، گوالمنڈی، لاہور

## ایڈیٹر

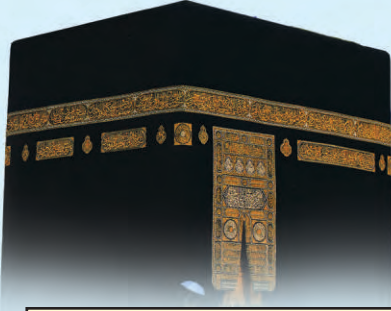
- سید عبدالستار گیلانی، ایم۔ اے (اُردو)  
شگفتہ حسنین ترمذی، ایم۔ اے (اُردو)، ایم۔ اے (فارسی)، ایم۔ فل (اقبالیات)، پی ایچ ڈی (سکالر)  
ڈپلومہ زبان و ادبیات فارسی، شہید بہشتی انٹرنیشنل یونیورسٹی، تہران، معاون ماہر مضمون، پی سی ٹی بی، لاہور
- پروفیسر امجد علی شاکر، ایم۔ اے (اُردو، سیاسیات)، ایم۔ فل (اُردو)، گورنمنٹ اسلامیہ کالج، ریلوے روڈ، لاہور
- پروفیسر سید عنصر ظہر، ایم۔ اے (اُردو، فارسی)، ایم۔ فل (فارسی، اُردو)، پی ایچ ڈی (سکالر)  
ایسوسی ایٹ پروفیسر گورنمنٹ بوائز کالج، ماڈل ٹاؤن، لاہور

## نظر ثانی

- ڈاکٹر جمیل الرحمان، سرفراز احمد فتنیہ، ظہیر کاشتر  
ڈائریکٹر (مسودات): مسز ثناء قمر
- ڈاکٹر عائشہ وحید  
ڈپٹی ڈائریکٹر (گرافکس): عائشہ وحید
- سید محمد علی عظیم رضوی  
لے آؤٹ اینڈ اسٹریٹنگز: سید محمد علی عظیم رضوی
- مطبع:
- ناشر: پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

# فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
46	میرا گاؤں میرا گھر	12	1	حمد	1
51	کھیوڑہ کی سیر	13	4	نعت	2
56	ہماری کائنات	14	7	حجرِ اسود کی کہانی	3
61	ماں کا خواب (نظم)	15	11	خدمتِ خلق - ایک عبادت	4
66	ہمارے پیشے	16	16	پاک وطن ہے پاکستان (نظم)	5
70	میں سکاؤٹ بنوں گا	17	19	مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناحؓ	6
75	ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی (نظم)	18	24	لاہور کی بادشاہی مسجد	7
78	ہمارا ماحول	19	28	دیکھو ناچ رہا ہے مور (نظم)	8
84	پاک چین دوستی	20	31	میجر طفیل محمد شہید	9
90	ایک گائے اور بکری (نظم)	21	36	بھائی کے نام خط	10
94	احمد کی سمجھ داری	22	42	صبح سویرے (نظم)	11
97	بہادر بچے	23			
98	آئیے! مل کر پاکستان کو مضبوط بنائیں	24			
104	فرہنگ	25			



**تدریسی مقاصد:** ☆ بچوں کو حمد کے مفہوم سے متعارف کرانا۔ ☆ کائنات اور فطرت کے خوبصورت نظاروں کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرنا۔

جو چیز خدا نے ہے بنائی  
اس میں ظاہر ہے خوش نمائی  
اُس کی قُدَرَت سے پُھول مہکے  
پھولوں پہ پرند آکے چمکے  
تاروں بھری رات کیا بنائی  
دِن کو بخشی عجب صفائی  
کیا دُودھ سی چاندنی ہے چھٹکی  
حیران ہو کر نگاہ ٹھٹکی  
جاڑا ، گرمی ، بہار ، برسات  
ہر رُت میں نیا سماں نئی بات  
مٹی سے خدا نے باغ اُگائے  
باغوں میں اُسی نے پھل لگائے  
ہر شے اُس نے بنائی نادر  
بے شک ہے خدا قوی و قادر  
(اسماعیل میرٹھی)

خُوش نمائی ، قُدَرَت ، ظاہر ، جاڑا ، سماں ، نادر ، قوی ، قادر

خاص الفاظ





سوال نمبر 4: درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیے:

نادر	بہار	نگاہ	عجب	قدرت	ظاہر	خدا
------	------	------	-----	------	------	-----

سوال نمبر 5: درج ذیل الفاظ کے متضاد (الٹ) الفاظ لکھیے:

متضاد الفاظ	الفاظ	متضاد الفاظ	الفاظ	مثال
	جاڑا	بدنمائی	خوش نمائی	
	نیا		پھول	
			بہار	
			رات	



### سرگرمیاں

- اس حمد میں اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی جن چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے، ان کے نام تحریر کیجیے۔
- طلبہ حمد کے اشعار اپنی کاپی میں خوش خط لکھیں۔
- کسی دوسرے شاعر کی حمد طلبہ کو لکھوائیے اور یاد کرائیے۔

### برائے اساتذہ

- اللہ تعالیٰ کے پانچ صفاتی نام لکھوائیے اور ان کے معنی بھی بتائیے۔
- طلبہ سے حمد کے اشعار بلند آواز میں سنائیے اور ان کا تلفظ درست کیجیے۔

# نعت

## تدریسی مقاصد:

- ☆ بچوں کو حضرت محمد ﷺ کے اوصاف سے آگاہی دینا۔
- ☆ بچوں کو نعت کی صنف سے روشناس کرانا۔
- ☆ بچوں میں نبی ﷺ کی محبت پیدا کرنا۔

وہ حق کی باتیں بتانے والے  
وہ سیدھا رستہ دکھانے والے  
وہ راہبر ، رہنما ہمارے  
نبی ﷺ ہمارے ، نبی ﷺ ہمارے  
دُرود اُن ﷺ پر ، سلام اُن ﷺ پر  
بلند نبیوں میں نام اُن ﷺ کا  
فلک سے اونچا مقام اُن ﷺ کا  
ہمارے ہادی ، خدا کے پیارے  
نبی ﷺ ہمارے ، نبی ﷺ ہمارے  
دُرود اُن ﷺ پر ، سلام اُن ﷺ پر  
اُنھی کی خاطر دمک رہے ہیں  
اُنھی کے دم سے چمک رہے ہیں  
زمین کے ذرے ، فلک کے تارے  
نبی ﷺ ہمارے ، نبی ﷺ ہمارے  
دُرود اُن ﷺ پر ، سلام اُن ﷺ پر  
(صوفی غلام مصطفیٰ تبسم)



حق ، راہبر ، دُرود ، سلام ، مقام ، ہادی ، ذرے ، فلک

خاص الفاظ



(ب) نعت کسے کہتے ہیں؟

(ج) ”بلند نیویں میں نام اُن ﷺ کا“ سے کیا مراد ہے؟

(د) نعت میں کون کون سے دو مصرعے بار بار آئے ہیں؟ تحریر کیجیے۔

(۵) نعت میں شاعر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دم سے کن چیزوں کے چمکنے کی بات کی ہے؟

سوال نمبر 2: درست الفاظ لگا کر مصرعے مکمل کیجیے:

(i) وہ حق کی باتیں \_\_\_\_\_ والے

[illegible]

(iii) فلک سے اونچا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ان کا

(iv) ہمارے ہادی، خدا کے -----

(v) اُنھیں کی خاطر----- رہے ہیں

سوال نمبر 3: مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے:

(i) جس نظم میں حضرت محمد ﷺ کی تعریف کی جائے اُسے۔۔۔۔۔ کہتے ہیں۔

(ii) ہمارے پیارے نبی ﷺ کا۔۔۔۔۔ تمام نبیوں سے اُونچا ہے۔

(iii) ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے-----ہیں۔

(iv) ہمارے پیارے نبی ﷺ ----- کی باتیں بتانے والے ہیں۔

5

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادف (ہم معنی) الفاظ لکھیے۔ جیسے:

چمک	مقام	فلک	بلند	رہبر
				رہنما

سوال نمبر 5: لغت کی مدد سے مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لکھیے:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حق		رہنما	
ہادی		وَمَكْنَا	
خاطر		وَم	

سوال نمبر 6: درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے:

الفاظ	متضاد الفاظ
سیدھا	
اونچا	
زمین	
رہبر	

### سرگرمیاں

- طلبہ اپنی پسندیدہ نعت زبانی یاد کریں اور نعت خوانی کے مقابلے میں حصہ لیں۔
- اس نعت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جن اوصاف کا ذکر آیا ہے، انہیں ترتیب سے لکھیے۔

### برائے اساتذہ

- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و شفقت کے حوالے سے چند واقعات بیان کیجیے۔
- طلبہ کو اُرْدُو لغت دکھائیے اور اُس سے لفظ تلاش کرنے اور اُس کے معنی جاننے کے بارے میں سمجھائیے۔



## حجرِ اسود کی کہانی

**تدریسی مقاصد:** ☆ بچوں میں مذہب کی محبت پیدا کرنا۔ ☆ بچوں کو اسلامی تاریخ سے آگاہ کرنا۔ ☆ بچوں کو اخلاقیات کی روشنی سے متور کرنا۔  
☆ بچوں کو ایمان کی دولت سے مالا مال کرنا۔ ☆ بچوں کو پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی سیرت مبارکہ سے آشنا کرنا۔

آج سے تقریباً چار ہزار سال پہلے جب اللہ کے رسول حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُن کے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام نے مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کی تعمیر کا کام شروع کیا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے جنت کا ایک پتھر زمین پر لائے۔ اس پتھر کو ”حجرِ اسود“ کہتے ہیں۔ تب یہ پتھر خانہ کعبہ کے ایک کونے میں نصب کیا گیا۔ حج اور عمرہ کرنے والے لاکھوں مسلمان ہر سال مکہ جاتے ہیں تو خانہ کعبہ کے طواف کے دوران حجرِ اسود کو بوسہ دیتے ہیں۔ یہ پتھر مسلمانوں کے نزدیک اس لیے مقدس ہے کہ ہمارے آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ نے اسے بار بار چوما۔ آپ ﷺ جب بھی خانہ کعبہ میں تشریف لے جاتے، حجرِ اسود کو ضرور بوسہ دیتے۔

ایک سالِ مہ میں شدید بارشیں ہوئیں۔ تب خانہ کعبہ کی دیواریں کچی تھیں ان بارشوں سے خانہ کعبہ کی کچی دیواروں کو شدید نقصان پہنچا اور یہ کئی جگہ سے بیٹھ گئیں۔ قریش نے فیصلہ کیا کہ خانہ کعبہ کو نئے سرے سے تعمیر کر کے اس کی دیواریں مضبوط اور بلند کر دی جائیں۔ جب کعبہ کی تعمیر ہو چکی تو حجرِ اسود کو دوبارہ اس کے مقام پر نصب کرنے کی باری آئی۔ حجرِ اسود چونکہ ہر قبیلے کے لوگوں کے لیے قابلِ احترام تھا، اس لیے ہر قبیلہ چاہتا تھا کہ حجرِ اسود کی دوبارہ تنصیب کی سعادت صرف اُسی کو ملے۔ خدشہ تھا کہ اس معاملے پر قبائل کے درمیان کہیں جنگ نہ چھڑ جائے۔ آخر کار مکہ کے چند جہاں دیدہ بزرگوں نے فیصلہ سنایا کہ کل صبح سویرے جو شخص سب سے پہلے صحنِ کعبہ میں داخل ہوگا، وہی حجرِ اسود کو اس کے مقام پر نصب کرے گا۔



اگلے روز خانہ کعبہ کے صحن میں سب سے پہلے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ پہنچے۔ تب آپ ﷺ کی عمر مبارک صرف پچیس برس تھی اور آپ ﷺ نے ابھی نبوت کا اعلان نہیں کیا تھا لیکن اس کے باوجود مکہ کے لوگ آپ ﷺ کی سچائی اور ایمان داری کے قائل تھے اور وہ سب آپ ﷺ کو ”صادق“ اور ”امین“ کہہ کر پکارتے تھے۔

خانہ کعبہ کے صحن میں آپ ﷺ کی صبح سویرے آمد سے لڑائی جھگڑے کا خطرہ ٹل گیا تھا۔ لوگوں کو یقین تھا کہ اب یہ معاملہ نہایت خوش اُسلوبی سے حل ہو جائے گا۔ آپ ﷺ نے ایک چادر منگوائی۔ حجرِ اَسود کو اپنے دست مبارک سے اٹھایا اور چادر پر رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے ہر قبیلے کا ایک ایک نمائندہ لیا اور تمام نمائندوں سے فرمایا کہ وہ چاروں کو نہ تھام کر چادر کو اوپر اٹھائیں۔ جب چادر اس مقام تک پہنچ گئی جہاں حجرِ اَسود کو نصب کیا جانا تھا، تب آپ ﷺ نے حجرِ اَسود کو اپنے دست مبارک میں لیا اور کعبہ کی دیوار میں لگا دیا۔ حجرِ اَسود آج تک اسی مقام پر نصب ہے اور ہمارے نبی ﷺ کی حکمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ ﷺ کی حکمت سے مکہ کے لوگ خون خرابے سے بچ گئے۔

ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ نے ایک لاکھ مسلمانوں کے ساتھ حج کیا (جس کو حجۃ الوداع کہتے ہیں) تو انھوں نے طواف کے دوران، صحابہ کرامؓ کے ساتھ حجرِ اَسود کو بوسہ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ حج اور عمرہ کرنے والے لاکھوں زائرین اس کو بوسہ دیتے ہیں۔ اب تک عربوں مسلمان جنت کے اس پتھر کو بوسہ دے چکے ہیں اور سنت رسول ﷺ کی پیروی کا یہ سلسلہ ان شاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔



فرزند ، تنصیب ، طواف ، پیغمبر ، نبوت ، سعادت ، قبائل ، جہاں دیدہ  
نمائندہ ، حکمت ، زائرین ، خوش اُسلوبی

خاص الفاظ



سوال نمبر: 1 درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

- (الف) خانہ کعبہ کب تعمیر ہوا؟  
 (ب) خانہ کعبہ کس نے تعمیر کیا؟  
 (ج) حجرِ اسود کی تنصیب کے موقع پر کس بات کا خدشہ تھا؟  
 (د) خانہ کعبہ کے صحن میں صبح سویرے کون پہنچا؟  
 (ه) حجۃ الوداع کے موقع پر کتنے مسلمان آپ ﷺ کے ساتھ تھے؟

سوال نمبر: 2 مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے:

مناسب الفاظ
بوسہ
تعمیر
نمائندہ
قابل احترام

- (الف) حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمعیلؑ نے خانہ کعبہ کی۔۔۔۔۔ کا کام کیا۔  
 (ب) ہر سال لاکھوں مسلمان حجرِ اسود کو۔۔۔۔۔ دیتے ہیں۔  
 (ج) حجرِ اسود ہر قبیلے کے لیے۔۔۔۔۔ تھا۔  
 (د) آپ ﷺ نے ہر قبیلے کا ایک ایک۔۔۔۔۔ لیا۔

سوال نمبر: 3 درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

جملے	الفاظ
	طواف
	چادر
	صحن
	دیوار
	جنت

سوال نمبر 4: ایک جیسے معنی دینے والے الفاظ، مترادف الفاظ کہلاتے ہیں۔

جیسے: ”آبرو“ کا مترادف ہے ”عزت“ اور ”آتش“ کا ”آگ“ دیے گئے الفاظ کے مترادف لکھیے:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لڑائی		احترام	
خدشہ		مضبوط	

سوال نمبر 5: دو یا دو سے زیادہ عربی اور فارسی الفاظ کا مجموعہ ”مُرکب“ کہلاتا ہے جیسے: حجرِ اسود

اس سبق میں استعمال ہونے والے مرکبات تلاش کیجیے اور نیچے دی گئی خالی جگہ پُر کیجیے:

- (i) خانہ ----- (ii) قابل -----  
 (iii) دست ----- (iv) خوش -----  
 (v) حجتہ ----- (vi) صحن -----

سوال نمبر 6: لغت میں الفاظ حروفِ تہجی کی ترتیب سے درج کیے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ہزاروں الفاظ میں سے اپنا مطلوبہ لفظ آسانی سے تلاش کر لیتے ہیں اور اُس کا مطلب بھی جان لیتے ہیں۔

درج ذیل الفاظ کو آپ حروفِ تہجی کی ترتیب سے لکھیے: کعبہ، فرشتہ، حج، عمرہ، چادر، رسول

### سرگرمیاں

- اگر آپ کے گھر والوں میں سے کسی نے حج یا عمرہ کیا ہے تو اُن سے حجرِ اسود کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے اور اپنے ہم جماعت ساتھیوں کو بتائیے۔
- حجرِ اسود کی خانہ کعبہ کی دیوار میں دوبارہ تنصیب کا واقعہ اپنے الفاظ میں اپنی کاپی میں لکھیے۔

### برائے اساتذہ

- بچوں کو حضور پاک ﷺ کی حیاتِ مبارکہ سے چند واقعات سنائیے جن سے آپ ﷺ کے صادق اور امین ہونے کی گواہی ملتی ہو۔
- بچوں کو خانہ کعبہ پر ابرہہ کے حملے اور اس کے انجام سے آگاہ کیجیے۔



## خدمتِ خلق — ایک عبادت

**تدریسی مقاصد:** ☆ بچوں میں خدمتِ خلق کا جذبہ پیدا کرنا۔ ☆ بچوں کو نیکی کا درس دینا۔ ☆ بچوں کو اسلامی تاریخ سے رُوشناس کرانا۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند فرماتا ہے، جو اس کی مخلوق سے پیار کرتے ہیں۔ مخلوقِ خدا کی بھلائی کے لیے کی گئی کوشش خدمتِ خلق کہلاتی ہے۔ اسلامی تاریخ میں خدمتِ خلق کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ انھی میں سے ایک واقعہ، مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت سے متعلق بھی ہے۔ حضرت عثمان غنیؓ نے تمام زندگی، اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کیا اور لوگوں کی مدد کی۔

نبوت کے تیرہویں سال، جب مسلمانوں نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی، تو وہاں پانی کی شدید قلت تھی۔ لوگوں کو میٹھے پانی کے لیے دور دراز مقامات کا سفر کرنا پڑتا تھا۔ مدینہ منورہ میں میٹھے پانی کا صرف ایک کنواں تھا۔ اس کنویں کا نام ”بئرِ رومہ“، یعنی ”رومہ کا کنواں“ تھا، جس کا مالک ایک یہودی تھا۔ وہ یہودی، مسلمانوں کو مہنگے داموں پانی فروخت کرتا تھا۔ مسلمان ہجرت کے وقت اپنا گھر بار اور مال اسباب مکہ مکرمہ میں چھوڑ آئے تھے۔ اس لیے ان کے پاس پانی خریدنے کے لیے پیسے نہیں تھے مسلمانوں نے اپنی پریشانی کا اظہار اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ سے کیا۔

آپ ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو ”بئرِ رومہ“ کو خرید کر فادہ عامہ کے لیے وقف کر دے اور کل قیامت کے روز حق تعالیٰ کے ہاں سے اس کا بہترین معاوضہ اور بدلہ حاصل کرے۔

یہ سنتے ہی حضرت عثمان غنیؓ اُس یہودی کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے کنویں کو خریدنے کے لیے بات کی۔

یہودی اس کو بیچنا نہیں چاہتا تھا۔ آخر کار بڑی کوشش کے بعد یہودی کنویں کا آدھا حق فروخت کرنے پر رضامند ہو گیا، جو آپؐ نے بارہ ہزار درہم میں اس شرط پر خرید لیا کہ کنویں کے پانی پر ایک روز حضرت عثمان غنیؓ کا حق ہوگا اور دوسرے روز کنواں یہودی کے لیے مخصوص رہے گا۔

جس روز حضرت عثمان غنیؓ کی باری ہوتی، مدینہ کے چاروں جانب سے لوگ اُمنڈ آتے اور ہر شخص اتنا پانی نکال لیتا جو اس کی دودن کی ضروریات کے لیے کافی ہوتا اور اگلے روز جب کنویں کے پانی پر یہودی کا حق ہوتا تو کوئی بھی شخص اس سے پانی خریدنے کے لیے نہ آتا۔ یہودی نے جب یہ دیکھا کہ لوگوں نے حضرت عثمان غنیؓ کی باری کے روز دودن کا پانی لے جا کر استعمال کرنا اپنا معمول بنالیا ہے تو اُس کو اس سودے میں خسارہ نظر آیا۔ اس کو یہ بات گوارا نہ تھی کہ وہ مالی نقصان اُٹھائے۔ اس لیے اس نے سوچا کہ اب کنویں کی آدھی ملکیت بھی اپنے پاس رکھنی نقصان کا باعث ہے۔ یہودی نے باقی نصف کنواں مزید آٹھ ہزار درہم لے کر حضرت عثمان غنیؓ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ اس طرح بیس ہزار درہم ادا کرنے کے بعد اب یہ کنواں حضرت عثمان غنیؓ کی مکمل ملکیت بن گیا۔ چنانچہ اس کا نام پیر عثمانؓ رکھا گیا اور عام مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔

یوں حضرت عثمان غنیؓ نے ذاتی نفع کے بدلے لوگوں کی بھلائی اور دُنیاوی فائدے کے بدلے آخرت کو پسند فرمایا۔ وہ کنواں آج بھی مدینہ مُنورہ میں صدقہ جاریہ کے طور پر موجود ہے اور اس کا ثواب ان شاء اللہ قیامت تک آپؐ کو ملتا رہے گا۔



خاص الفاظ مال و اسباب ، قِلّت ، وَ قِف ، معمولی ، رفاہ عامہ ، معاوضہ ، صدقہ جاریہ ، مخصوص



سوال نمبر 1: سبق کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیجیے:

- (الف) اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو پسند فرماتا ہے؟  
(ب) ”پیر رومہ“ کا کیا مطلب ہے؟  
(ج) یہودی نے حضرت عثمان غنیؓ کو پورا کُنواں کیوں فروخت کیا؟  
(د) حضرت عثمان غنیؓ نے یہودی سے پورا کُنواں کتنے میں خریدا؟  
(ه) اس واقعہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

سوال نمبر 2: سبق کے حوالے سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

- (الف) یہودی سے کُنواں خریدا:  
(i) حضرت ابوبکر صدیقؓ نے  
(ii) حضرت عمر فاروقؓ نے  
(iii) حضرت عثمان غنیؓ نے  
(iv) حضرت علی مرتضیٰؓ نے  
(ب) ”پیر عثمان“ آج شہر میں موجود ہے:  
(i) مکہ مکرمہ (ii) جدہ  
(iii) مدینہ منورہ (iv) الریاض  
(ج) حضرت عثمان غنیؓ کے دن مسلمان کُنویں سے پانی حاصل کرتے:  
(i) مفت (ii) مہنگا  
(iii) سستا (iv) آدھی قیمت  
(د) مسلمانوں نے نبوت کے بعد مکہ مکرمہ سے ہجرت کی:  
(i) تیرھویں سال (ii) پندرھویں سال  
(iii) گیارھویں سال (iv) بارھویں سال



سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

جملے	الفاظ
	ہجرت
	اُمْنڈ آئے
	رضامند
	دنیاوی فائدے
	آخرت

سوال نمبر 4: درج ذیل الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کر کے خانوں میں لکھیے:

معنی	الفاظ
	معاوضہ
	صدقہء جاریہ
	نفع

معنی	الفاظ
	خسارہ
	معمول
	بشارت

سوال نمبر 5: دی گئی مثال کے مطابق نیچے دیے گئے جملوں کی نشان دہی کیجیے کہ کون سا جملہ فعل ماضی سے، کون سا حال سے اور کون سا مستقبل سے تعلق رکھتا ہے:

مثال:

انھوں نے لوگوں کی مدد کی۔ ← فعل ماضی

جملے	ماضی/حال/مستقبل
(الف) مدینہ منورہ میں یہودی کا گناواں تھا۔	
(ب) یہودی مسلمانوں کو مہنگے داموں پانی فروخت کرتا تھا۔	

	(ج) مجھے اس سے کہیں زیادہ کی پیش کش ہوگی۔
	(د) ایک روز یہودی کا حق ہوگا۔
	(ه) گنویں کو عام مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔
	(و) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بشارت دی تھی۔



سوال نمبر (6) بچے سوچ کر لکھیں کہ حضرت عثمانؓ کا واقعہ پڑھ کر انہوں نے کیا سیکھا:

میں نے سیکھا کہ

---



---



---



---



---



---



---



---

### سرگرمیاں

تمام بچے مل کر تھوڑے تھوڑے پیسے اکٹھے کر کے کسی مُستحق کی مدد کریں۔

### برائے اساتذہ

- بچوں کو خدمتِ خلق کا مفہوم سمجھائیے۔
- بچوں کو دوسروں کی مدد کرنے کی تلقین کیجیے۔

# پاک وطن ہے پاکستان

**تدریسی مقاصد:** طلبہ میں اپنے وطن کی محبت اُجاگر کرنا۔ ☆ انھیں پاکستان کی فضا، اس کے پرچم اور آزادی کی اہمیت سے رُوشناس کرانا۔

پاک وطن ہے پاکستان  
پھولوں اور کلیوں کا جہان

پاک ہیں اس گلشن کی فضا میں  
پاک ہے مٹی ، پاک ہوائیں  
پاک ہے پانی ، پاک گھٹائیں

پاک ہیں پرِبت اور میدان  
پاک وطن ہے پاکستان

پاک ہے یہ ہریالا جھنڈا  
چاند ستارے والا جھنڈا  
اُونچا اور نرالا جھنڈا

امن اور آزادی کا نشان  
پاک وطن ہے پاکستان

ہم سب ہیں اس کے رکھوالے  
غیرت والے ہمت والے  
سب آزادی کے متوالے

آزادی ہے ہماری جان  
پاک وطن ہے پاکستان (سید نظر زیدی)

خاص الفاظ: گلشن ، فضا میں ، پرِبت ، نرالا ، امن ، آزادی ، رکھوالے ، ہمت



سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب دیجیے:

- (الف) شاعر نے پھولوں اور کلیوں کا جہان کسے کہا ہے؟  
 (ب) نظم میں کون سا مصرع بار بار آیا ہے؟  
 (ج) اس نظم میں ”گلشن“ سے کیا مراد ہے؟  
 (د) امن اور آزادی کا نشان کسے کہا گیا ہے؟  
 (ه) پاکستانی پرچم میں کتنے رنگ ہیں؟

سوال نمبر 2: مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے:

مناسب الفاظ
جان
رکھوالے
پاک
شان
آزادی

- (i) اس گلشن کی فضائیں ----- ہیں۔  
 (ii) ہم سب اس سرزمین کے ----- ہیں۔  
 (iii) پاک سرزمین پر ہماری ----- بھی قربان ہے۔  
 (iv) ہمارا جھنڈا ہماری ----- کا نشان ہے۔  
 (v) آزادی ہماری ----- ہے۔

سوال نمبر 3: اعراب کی مدد سے درج ذیل الفاظ کا تلفظ واضح کیجیے:

- (i) مٹی ----- (ii) گلشن -----  
 (iii) نرالا ----- (iv) وطن -----  
 (v) غیرت ----- (vi) ہمت -----

سوال نمبر 4: درج ذیل الفاظ کی جمع بنائیے:

واحد	جمع	واحد	جمع
فضا		گلی	
گھٹا		جھنڈا	
رکھوالا		نشان	

سوال نمبر 5: ہم وزن الفاظ لکھیے:

جہان : \_\_\_\_\_  
 رکھوالے : \_\_\_\_\_  
 امن : \_\_\_\_\_  
 آزادی : \_\_\_\_\_

### سرگرمیاں

- ”پاک وطن“ کے موضوع پر چند سطور پر مشتمل مختصر مضمون لکھیے۔
- پاکستانی پرچم کی تصویر اپنی کاپی میں بنائیے۔
- جماعت کے تین یا چار گروپ بنائیں جو اس ملّی ترانے کو مل کر ترنم کے ساتھ پڑھیں۔

### برائے اساتذہ

- طلبہ کو زمانہ ماضی، حال اور مستقبل کے بارے میں تفصیل سے بتائیے۔
- پاکستانی پرچم کے رنگ کس بات کی علامت ہیں۔ بچوں کو تفصیل سے بتائیے۔



## مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح

**تدریسی مقاصد:** ☆ بچوں کو قومی شخصیات کی خدمات اور کارناموں سے آگاہ کرنا۔ ☆ بچوں کی کردار سازی کے لیے مثالی شخصیت سامنے لانا۔ ☆ بچوں کو اُن اوصاف سے آگاہ کرنا جو آدمی کو بڑا بناتے ہیں۔ ☆ بچوں کو اس بات سے آگاہ کرنا کہ پاکستان کی تعمیر و تشکیل اور ترقی میں خواتین نے بھی کردار ادا کیا ہے اور وہ زندگی کے کسی شعبے میں مؤثر اور نمایاں کردار ادا کر سکتی ہیں۔

محترمہ فاطمہ جناحؒ، قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ کی سب سے چھوٹی بہن تھیں۔ وہ 31 جولائی 1893ء کو کراچی میں پیدا ہوئیں۔ پاکستان کے قیام کی تحریک میں فاطمہ جناحؒ نے اپنے بھائی کا قدم قدم پر ساتھ دیا۔ انھوں نے خواتین کو مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر جمع کیا اور اُن میں آزادی کا جذبہ پیدا کیا۔ اُن کی خدمات کے صلہ میں انھیں ”مادرِ ملت“ کا خطاب دیا گیا۔ ابتدائی تعلیم مکمل ہونے کے بعد محترمہ فاطمہ جناحؒ کو اُن کے بھائی محمد علی جناحؒ نے 1919ء میں کلکتہ کے ڈاکٹر احمد ڈینٹل کالج میں داخل کرادیا۔ وہ کالج کے ہاسٹل میں مقیم رہیں۔ انھوں نے وہاں دل لگا کر پڑھائی کی اور 1922ء میں ڈینیٹسٹ (دانتوں کے معالج) کی سند حاصل کرنے کے بعد اپنے بھائی کے پاس بمبئی آ گئیں۔ محترمہ فاطمہ جناحؒ اپنے بھائی سے بہت پیار کرتی تھیں۔ وہ قائدِ اعظمؒ کے ساتھ پانچ سال تک لندن میں رہیں۔ وہاں کی ترقی دیکھ کر وہ اس نتیجے پر پہنچیں کہ یہ سب کچھ آزادی کی بدولت ہے۔ انھوں نے جان لیا تھا کہ آزادی سب سے بڑی نعمت ہے۔

پاکستان بننے کے بعد محترمہ فاطمہ جناحؒ عام لوگوں کی بھلائی کے کاموں میں مصروف ہو گئیں۔ کراچی میں خاتونِ پاکستان سکول کھولا جو بعد میں خاتونِ پاکستان کالج بن گیا۔ وہ غریب مریضوں کا علاج مفت کرتی تھیں۔ محترمہ فاطمہ جناحؒ کو بچپن ہی سے کتابیں پڑھنے کا شوق تھا۔ وہ بہت سلیقہ مند تھیں۔ صاف ستھرا لباس پہنتیں۔ اپنی کتابیں اور دوسرا سامان سلیقے سے رکھتیں۔ اپنا کام وقت پر کرتیں۔ انھیں ہمیشہ سچ بولنے کی عادت تھی۔ سکول میں پڑھائی کے دوران اپنا



سَبَق اُسی دن یاد کرتیں۔ کسی کام کو دوسرے دن پر ٹالنا انھیں اچھا نہیں لگتا تھا۔ وہ صفائی کا خاص خیال رکھتی تھیں۔  
 مادرِ مِلّت محترمہ فاطمہ جناحؒ کو بچوں سے بہت پیار تھا۔ 25 جون 1949ء کو انھوں نے پاکستان کے بچوں کے  
 نام ایک پیغام میں کہا: ”تم ہماری سب سے بڑی دولت اور زندہ قوم کا عزیز ترین سرمایہ ہو۔ سکول میں ہو یا گھر پر اطاعت  
 اور نظم و ضبط کو اپنا شعار بناؤ۔ وقت کی قدر کرو۔ تعلیم اور کھیل کود کے ساتھ ساتھ مطالعے کی بھی عادت ڈالو۔“  
 مادرِ مِلّت محترمہ فاطمہ جناحؒ کا 9 جولائی 1967ء کو کراچی میں انتقال ہوا۔ اُن کی یاد ہمارے دلوں میں ہمیشہ  
 زندہ رہے گی۔



تحریک ، خواتین ، خدمات ، ترقی ، آزادی  
 بھلائی ، صفائی ، پاکستان ، سرمایہ ، اطاعت

خاص الفاظ



(د) محترمہ فاطمہ جناحؒ کا کراچی میں انتقال ہوا۔

(i) 6 جولائی 1967ء کو (ii) 9 جولائی 1967ء کو

(iii) 12 جولائی 1967ء کو (iv) 15 جولائی 1967ء کو

سوال نمبر 4: دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

الفاظ	جملے
تعلیم	
آزادی	
بھلائی	
قوم	
سرمایہ	

سوال نمبر 5: درج ذیل الفاظ کے معنی لُغت سے تلاش کر کے لکھیے:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قیام		عزیز	
ابتدائی		اطاعت	
بھلائی		شعار	

سوال نمبر 6: دی گئی مثال کے مطابق نئے الفاظ بنائیے جیسے: ذکر سے ذکر کر

شکر	شعر	فخر	نظر

سوال نمبر 7: بچے سوچ کر بتائیں کہ دونوں بہن بھائی نے ایک دوسرے کا کیسے ساتھ دیا؟



قائدِ اعظمؒ اور محترمہ فاطمہ جناحؒ نے قدم قدم پر

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

### سرگرمیاں

- بچے مادرِ ملت فاطمہ جناحؒ کی شخصیت کی پانچ خوبیاں اپنی کاپی میں لکھیں۔
- محترمہ فاطمہ جناحؒ کی تصاویر جمع کیجیے اور انھیں اپنی کاپی میں لگائیے۔

### برائے اساتذہ

- بچوں کو بتائیے کہ محترمہ فاطمہ جناحؒ کو مادرِ ملت کا خطاب کیوں دیا گیا؟
- بچوں کو محترمہ فاطمہ جناحؒ اور قائدِ اعظمؒ کی زندگی کے کچھ واقعات سنائیے۔
- بچوں کو لغت سے الفاظ کے معنی تلاش کرنے کا طریقہ بتائیے۔

## لاہور کی بادشاہی مسجد



**تدریسی مقاصد:** ☆ بچوں کو پاکستان کے تہذیبی ورثے کے بارے میں معلومات فراہم کرنا۔ ☆ بچوں میں تاریخ کے مطالعے کا ذوق پیدا کرنا۔ ☆ مغلیہ فن تعمیر کے اس شاہکار کے حوالے سے بچوں کو آگاہی فراہم کرنا۔

لاہور ایک تاریخی شہر ہے۔ یہاں بہت سی تاریخی عمارتیں موجود ہیں۔ انھی تاریخی عمارتوں میں ایک بادشاہی مسجد ہے جو اعلیٰ مقام اور شہرت رکھتی ہے۔ یہ مسجد مغل فن تعمیر کا نہایت حسین شاہکار ہے۔ اس مسجد کی تعمیر بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے کروائی تھی، جو تقریباً 1673ء میں مکمل ہوئی۔ مسجد کی تعمیر کے لیے دور دراز علاقوں سے نہایت عمدہ پتھر منگوا یا گیا۔ برصغیر کے بہترین کاری گروں نے اس کی تعمیر میں اپنے فن کے جوہر دکھائے۔

بادشاہی مسجد لاہور شہر کے وسط میں واقع ہے۔ راوی کے پل سے لاہور میں داخل ہونے والوں کو مسجد کے مینار دور سے دکھائی دیتے ہیں، جو دیکھنے والوں کو اپنی عظمت کا احساس دلاتے ہیں۔ مینار پاکستان بھی اس مسجد کے بالکل قریب واقع ہے۔ مسجد کے برآمدے کی کھڑکیوں سے ہم اس کا نظارہ کر سکتے ہیں۔ بادشاہی مسجد کے مرکزی دروازے کے سامنے تاریخی شاہی قلعہ موجود ہے۔ بادشاہی مسجد اور شاہی قلعہ کے درمیان ایک باغ ہے، جسے ”حضورِ باغ“ کہتے ہیں۔ مسجد کے ایک جانب ہمارے قومی شاعر ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کا مزار ہے۔

مسجد کی عمارت میں زیادہ تر سُرخ رنگ کا پتھر استعمال کیا گیا ہے۔ اس کی اندرونی دیواروں اور محرابوں پر مختلف قرآنی آیات درج کی گئی ہیں۔ یہاں قیمتی رنگین پتھروں سے مختلف نقش و نگار بھی بنائے گئے ہیں، جو بے حد خوش نما

ہیں۔ عمارت کی تعمیر میں ایک خاص تناسب مد نظر رکھا گیا ہے۔ اس کا صحن بہت گشادہ ہے۔ جس میں ایک لاکھ سے زائد نمازیوں کی گنجائش ہے۔ اس کے برآمدے بہت طویل اور ہوادار ہیں۔ ان کے اندرونی حصوں کی بناوٹ ایسی ہے کہ مؤذن کی آواز بغیر لاؤڈ سپیکر کے باسانی مسجد کے ہر حصے میں سنائی دیتی ہے۔ مسجد کے صحن میں وضو کے لیے ایک حوض بنایا گیا ہے۔ جس کے ارد گرد لگا سفید پتھر، انتہائی گرمی میں بھی ٹھنڈا رہتا ہے۔ یہاں صاف اور تازہ پانی ہر وقت دستیاب رہتا ہے۔ مسجد کے ایک مخصوص حصے میں حضرت محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ سے منسوب مُتبرک اشیاء نہایت عقیدت و احترام سے رکھی گئی ہیں۔ اس مسجد میں سنہری حروف سے مزین قرآن مجید بھی لوگوں کی توجہ کا خاص مرکز ہے۔

مسجد کا صدر دروازہ اور چاروں میناروں کی اونچائی، اس کی وسعت کے عین مطابق ہے۔ کوئی بھی ماہر تعمیر آج تک اس عمارت میں کسی قسم کا فنی یا تعمیری نقص نہیں نکال سکا۔ بادشاہی مسجد کا شمار دنیا کی بہترین تاریخی عمارتوں میں ہوتا ہے۔ اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو نے اسے عالمی ورثہ قرار دیا ہے۔ دور دراز ملکوں سے لوگ خاص طور پر یہ مسجد دیکھنے آتے ہیں۔ دیکھنے والے اس کی خوب صورتی سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ نمازوں کے اوقات میں ہزاروں نمازی جمع ہو کر یہاں اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں۔ ایک امام کے پیچھے نمازیوں کا یہ اجتماع ایک روح پرور نظارہ پیش کرتا ہے۔ بادشاہی مسجد کو دیکھنے والا کوئی شخص اس کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کئی سو سال گزرنے کے بعد آج بھی اس کی شان و شوکت اُسی طرح برقرار ہے۔



خاص الفاظ ، شاہکار ، جوہر ، وسط ، مرکزی ، محرابوں ، نقش و نگار ، مُتبرک ، منسوب ، جانب





سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

- (الف) بادشاہی مسجد کس مغل بادشاہ نے تعمیر کروائی؟  
(ب) بادشاہی مسجد کے نزدیک واقع کوئی سی دوشہور تاریخی عمارتوں کے نام تحریر کیجیے؟  
(ج) بادشاہی مسجد اور شاہی قلعہ کے درمیان موجود باغ کا کیا نام ہے؟  
(د) بادشاہی مسجد کی اندرونی دیواریں کس طرح کی ہیں؟  
(ه) مسجد کے صحن میں وضو کے لیے بنائے گئے تالاب میں کیا خاص بات ہے؟

سوال نمبر 2: سبق کے حوالے سے درست لفظ منتخب کر کے خالی جگہیں پُر کیجیے:

- (الف) بادشاہی مسجد لاہور شہر کے ----- میں واقع ہے۔  
(ب) مسجد کی عمارت میں زیادہ تر ----- کا پتھر استعمال کیا گیا ہے۔  
(ج) اس کا صحن بہت گشادہ ہے، جس میں ----- سے زائد نمازیوں کی گنجائش ہے۔  
(د) بادشاہی مسجد کا شمار دنیا کی بہترین ----- میں ہوتا ہے۔  
(ه) سنہری حروف سے مزین ----- لوگوں کی توجہ کا خاص مرکز ہے۔

سوال نمبر 3: سبق کے حوالے سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

- (الف) بادشاہی مسجد بادشاہ نے تعمیر کروائی:  
(i) بہادر شاہ ظفر (ii) شاہ جہاں (iii) اورنگ زیب عالمگیر (iv) اکبر  
(ب) بادشاہی مسجد شہر میں واقع ہے:  
(i) لاہور (ii) کراچی (iii) اسلام آباد (iv) پشاور  
(ج) مسجد کی عمارت میں زیادہ تر پتھر استعمال ہوا ہے:  
(i) زرد رنگ کا (ii) سبز رنگ کا (iii) کالے رنگ کا (iv) سرخ رنگ کا

(ہ) اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو نے بادشاہی مسجد کو قرار دیا ہے:

(i) قومی ورثہ (ii) عالمی ورثہ (iii) علاقائی ورثہ (iv) شہری ورثہ

سوال نمبر 4: درج ذیل الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کیجیے:

معنی	الفاظ
	دستیاب منسوب نقص

معنی	الفاظ
	وسط حوض خوش نما

سوال نمبر 5: قواعد اور زبان شناسی کے اصولوں کی روشنی میں غلط جملے درست کر کے لکھیے:

- (i) دراصل میں وہ سچا ہے۔  
-----
- (ii) آب زمزم کا پانی متبرک ہے۔  
-----
- (iii) کوہ ہمالیہ کا پہاڑ بہت اونچا ہے۔  
-----
- (iv) وہ ہردن سیر کو جاتا ہے۔  
-----
- (v) یہ دیہی بہت کھٹی ہے۔  
-----

سوال نمبر 6: درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیے:

شہرت حوض اجتماع روح پرور مخصوص

### سرگرمیاں

- بچے پاکستان کی کسی ایک مشہور تاریخی عمارت کی سیر کرنے کے بعد اس کا حال اپنی کاپیوں میں خوش خط لکھ کر اپنے ہم جماعتوں کو سنائیں۔
- مشہور تاریخی مقامات کی تصویریں جمع کر کے انھیں ایک چارٹ پر چسپاں کیجیے اور اپنی جماعت کے کمرے میں آویزاں کیجیے۔

### برائے اساتذہ

- پاکستان میں موجود تاریخی عمارتیں، جو عالمی ورثہ قرار دی گئی ہیں، بچوں کو ان کے متعلق معلومات فراہم کیجیے۔
- بچوں کو مغل فن تعمیر سے روشناس کرائیے۔



تدریسی مقاصد: ☆ طلبہ کو ایک فطری منظر سے روشناس کرانا۔ ☆ موسم اور ماحول کی خوب صورتی سے آگاہ کرنا۔

دھرتی پر ہریالی چھائی	ساون بھادوں کی رت آئی
پھولوں اور پھلوں کے گہنے	باغوں نے خوش ہو کر پہنے
کونل گڑی، چڑیاں چہکیں	کونیل پھوٹی، کلیاں مہکیں
پیڑوں نے طنبور بجائے	سرد ہوا کے جھونکے آئے
دیکھو ناچ رہا ہے مور	چھائی کالی گھٹا گھنگھور
گلشن میں گلزار کھلایا	واہ! چنور کیا خوب بنایا
پھول ہوں جیسے رنگ رنگیلے	اس کے پر ہیں کیا چمکیلے
اک اک پر میں باغ لگا ہے	آم کے نیچے مست کھڑا ہے
ناچنا چھوڑ کے بھاگ نہ جائے	دیکھنا ہم کو دیکھ نہ پائے
دیکھو ناچ رہا ہے مور	بھائی! اب نہ مچاؤ شور

(محمد حفیظ جالندھری)

خاص الفاظ: رت ، ہریالی ، گہنے ، کونیل ، دھرتی ، جھونکے ، طنبور ، گلزار ، چنور



پُوں پُوں / گُوگو	(ج) کوئل کرتی ہے۔
صحراؤں نے / باغوں نے	(د) پھولوں اور پھلوں کے گہنے پہنے۔
بے رنگ / رنگ برنگے	(ه) مور کے پر ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 5: درج ذیل الفاظ کے مترادف (ہم معنی) الفاظ لکھیے:

الفاظ	مترادف الفاظ	الفاظ	مترادف الفاظ
ہریالی	موسم	رُت	
گلشن		پیڑ	
خوب		کالی	

سوال نمبر 6: درج ذیل الفاظ کے معانی لغت سے تلاش کر کے لکھیے:

گہنے، طنبور، چنور، گل زار، رنگ رنگیلے

سوال نمبر 7: ”دیکھونا چ رہا ہے مور“ یہ مصرع زمانہ ماضی، حال اور مستقبل میں سے کس زمانے کی نشان دہی کر رہا ہے؟

سرگرمیاں

- اس نظم میں مور کے بارے میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں، انہیں نثری جملوں میں لکھیے۔
- چڑیا گھر کی سیر کیجئے اور خوبصورت پرندوں کے نام لکھیے۔

برائے اساتذہ

- طلبہ سے نظم سنئے اور تلفظ کی درستی کیجیے۔
- طلبہ کو مور اور دیگر خوبصورت پرندوں کے بارے میں بتائیے۔

# میجر طفیل محمد شہید



**تدریسی مقاصد:** ☆ پاک وطن پر جان نثار کرنے والے عظیم سپاہیوں کے کارناموں سے بچوں کو متعارف کروانا۔  
☆ بچوں میں پاک وطن سے محبت کا جذبہ مستحکم کرنا۔ ☆ بچوں میں پاک وطن کی حفاظت اور قربانی کا جذبہ پیدا کرنا۔

پاکستان کی عسکری تاریخ اپنے فوجیوں کی شجاعت اور بہادری کی لاتعداد اور بے مثال داستانوں سے بھری پڑی ہے۔ شجاعت اور بہادری کی ایسی ہی داستانوں میں، ایک داستان نشانِ حیدر پانے والے میجر طفیل محمد شہید کی بھی ہے، جس کی غیرت نے ارضِ پاک کا ایک انچ علاقہ بھی دشمن کے قبضے میں دیکھنا گوارا نہ کیا اور جب تک دشمن سے اپنا کھویا ہوا علاقہ نہ چھڑا لیا، جین سے نہ بیٹھے۔ پاک فوج کے اس مجاہد نے وطنِ عزیز کی حفاظت کے لیے اپنی جان کا بے لوث نذرانہ پیش کرتے ہوئے وطن کے دفاع کا اہم فریضہ انجام دیا۔

میجر طفیل محمد 1914ء میں، مشرقی پنجاب کے علاقے ہوشیار پور میں پیدا ہوئے۔ 1943ء میں فوج سے وابستہ ہوئے۔ وہ مضبوط اعصاب اور پختہ ارادوں کے مالک انسان تھے۔

1958ء میں بھارت نے رات کے اندھیرے میں سابقہ مشرقی پاکستان کے ایک گاؤں لکشی پور پر قبضہ کر لیا۔ پاک فوج نے دشمن کے قبضے سے اپنا علاقہ آزاد کروانے کے لیے میجر طفیل محمد کا انتخاب کیا۔ میجر طفیل محمد اس وقت سولہویں پنجاب رجمنٹ کی بٹالین کے کمپنی کمانڈر تھے۔ 7 اگست 1958ء کو میجر طفیل محمد اپنے جوانوں کے ساتھ لکشی پور کے محاذ پر پہنچے۔

صورت حال کا جائزہ لینے پر معلوم ہوا کہ دشمن کی بھاری فوج نے ایک اونچے ٹیلے پر قبضہ کر رکھا تھا۔ دشمن کی فوج نے وہاں مورچے بنا رکھے تھے، مشین گنیں اور مارٹر گنیں نصب کی ہوئی تھیں۔ میجر طفیل محمد نے بھانپ لیا کہ ہماری فوج کی تعداد، دشمن کے مقابلے میں کم تھی۔ اس کے علاوہ بلند ٹیلے پر قابض ہونے کے باعث، دشمن کی پوزیشن بھی بہتر تھی۔

میجر طفیل محمد نے دشمن کے ہزاروں فوجیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنے 75 بہترین جوانوں کا انتخاب کیا اور ان کو تین دستوں میں تقسیم کر دیا۔ انھوں نے اپنے ماتحت محمد اعظم کو اپنا نائب مقرر کیا اور دود ستے ان کی نگرانی میں دیے جنھوں نے دو

اطراف سے حملہ کرنا تھا۔ تیسرا دستہ میجر طفیل محمد کی قیادت میں تھا جس نے لمبا چکر کاٹ کر ٹیلے کے پیچھے سے حملہ کرنا تھا۔ حملے کے لیے صبح چار بجے کا وقت مقرر ہوا۔ اس سے پہلے، رات کے اندھیرے میں وہ اپنے ساتھیوں سمیت دشمن کی طرف بڑھے۔ پچیس جوانوں کے اس دستے کی کمان سنبھالے ہوئے، میجر طفیل محمد دشمن کے مورچے کے بالکل نزدیک پہنچ گئے۔ دشمن کو جب اندازہ ہوا کہ حملہ ہونے والا ہے تو اس نے اندھا دھند مشین گنوں سے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔

پاک فوج کے سپاہیوں کی طرف سے ”اللہ اکبر“ کی آواز بلند ہوئی اور معرکے کا آغاز ہو گیا۔ میجر طفیل محمد سب سے آگے تھے۔ انھوں نے سب سے پہلے دشمن کی ایک مشین گن چوکی پر دستی بم پھینکا اور اسے ہمیشہ کے لیے خاموش کر دیا۔ اپنی تباہی کا یہ منظر دیکھ کر، دشمن کے ایک فوجی نے دوسری مشین گن سے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ میجر طفیل محمد اس کی زد میں آ گئے اور تین گولیاں ان کے پیٹ میں لگیں۔ اس کے باوجود انھوں نے یہ ہرگز محسوس نہ ہونے دیا کہ وہ شدید زخمی ہیں۔ ”نعرہ تکبیر“ کی صدا کے ساتھ انھوں نے اپنے جوانوں کا جوش و جذبہ بڑھایا اور دوسرا دستی بم پھینک کر دشمن کی ایک اور چوکی تباہ کر دی۔ دشمن نے بھی جوابی حملہ کیا جس کے نتیجے میں ان کے نائب محمد اعظم شہید ہو گئے۔

اب میجر طفیل محمد، تمام جوانوں کے تہا سالار تھے۔ وہ مسلسل اپنے جوانوں کو ہدایت دیتے رہے اور ان کا حوصلہ بڑھاتے رہے۔ انھوں نے انتہائی بہادری سے فائرنگ جاری رکھی۔ یہاں تک کہ پاک فوج نے اپنا گاؤں دشمن کے قبضے سے چھڑا لیا۔ بھارتی فوج پسپا ہو کر بھاگ کھڑی ہوئی۔

میجر طفیل محمد زخموں سے چور ہونے کے باوجود اٹھے اور اپنے زخمی جوانوں کی دیکھ بھال کرنے لگے۔ زخموں سے بہت سا خون بہ چکا تھا مگر اس مجاہد کا حوصلہ ابھی جواں تھا۔ پاک فوج کے اعلیٰ افسران کی آمد پر میجر طفیل محمد اٹھے، انھیں سیلوٹ کیا اور کہا:

”جناب! میں اپنا فرض ادا کر چکا ہوں، دشمن بھاگ چکا ہے۔“

یہ کہہ کر وہ گر گئے اور ہسپتال پہنچ کر شہید ہو گئے۔ ڈاکٹروں نے اس بات پر شدید حیرت کا اظہار کیا کہ وہ پیٹ میں تین گولیاں لگنے کے باوجود نہ صرف پانچ گھنٹے زندہ رہے بلکہ لڑتے بھی رہے۔ بہادری اور جان نثاری کے اس عظیم کارنامے پر انھیں ”نشان حیدر“ سے نوازا گیا، جو پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز ہے۔ اس عظیم جان باز سپاہی کی یاد، آج بھی ہمارے دلوں میں زندہ ہے۔

نڈرانہ، عسکری، اعصاب، شجاعت، بھائی، قیادت، معرکہ، تعینات، مورچے، نصب، پسپا

خاص الفاظ





سوال نمبر 1: سبق کے مطابق درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

- (الف) میجر طفیل محمد کب اور کہاں پیدا ہوئے؟  
(ب) بھارتی فوجیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے میجر طفیل محمد نے کتنے جوانوں کا انتخاب کیا؟  
(ج) دشمن پر حملے کے لیے میجر طفیل محمد نے کیا حکمت عملی تیار کی؟  
(د) پاک فوج کے اعلیٰ افسران کی آمد پر میجر طفیل محمد نے کیا کہا؟  
(ه) ڈاکٹروں نے کس بات پر حیرت کا اظہار کیا؟  
(و) میجر طفیل محمد کو کون سا اعزاز ملا؟

سوال نمبر 2: سبق کے حوالے سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

- (الف) میجر طفیل محمد، فوج سے وابستہ ہوئے:  
(i) 1942ء میں (ii) 1943ء میں (iii) 1945ء میں (iv) 1941ء میں  
(ب) میجر طفیل محمد کو کس محاذ پر تعینات کیا گیا:  
(i) لکشمی پور (ii) برکی (iii) چونڈہ (iv) ہڈیارہ  
(ج) میجر طفیل محمد کو تین گولیاں لگیں:  
(i) سینے میں (ii) ٹانگ میں (iii) پیٹ میں (iv) بازو میں  
(د) دشمن کی فوج نے قبضہ کر رکھا تھا:  
(i) میدان پر (ii) نہر پر (iii) دریا پر (iv) ٹیلے پر  
(ه) میجر طفیل محمد نے دشمن کی چوکی پر پھینکا:  
(i) توپ کا گولہ (ii) دستی بم (iii) میزائل (iv) ٹینک کا گولہ  
(و) میجر طفیل محمد، گولیاں لگنے کے بعد زندہ رہے:  
(i) دو گھنٹے (ii) تین گھنٹے (iii) پانچ گھنٹے (iv) چار گھنٹے

سوال نمبر 3: نیچے دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

جملے	الفاظ
	بے مثال
	جرات مند
	نگرانی
	حوصلہ بڑھانا
	جان نثاری

سوال نمبر 4: غلط جملوں کو درست کر کے دوبارہ لکھیے:

(i) اس نے وطن عزیز کی حفاظت کی۔

(ii) علاقہ آزاد کروالی۔

(iii) اونچی ٹیلے پر فوج موجود تھی۔

(iv) فوجی کو اعزاز ملی۔

(v) شہادت کی درجہ حاصل کیا۔

سوال نمبر 5: درج ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ تحریر کیجیے۔

مُتضاد	الفاظ	مُتضاد	الفاظ
	نزدیک		بہادر
	بڑھانا		اندھیرا
	پختہ		بلند

سوال نمبر 6: کہانی لکھنا: کوئی قصہ یا واقعہ بیان کرنا، کہانی کہلاتا ہے۔ یہ واقعہ حقیقی بھی ہو سکتا ہے اور فرضی بھی۔ کہانی میں واقعہ ترتیب وار بیان کیا جاتا ہے۔ کہانی ایک یا ایک سے زائد کرداروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ ہر کہانی کا عنوان اس کے موضوع کے مطابق ہوتا ہے۔ کہانی کے آغاز میں تجسس اور اختتام میں کوئی نتیجہ پایا جاتا ہے۔ درج ذیل عنوانات میں سے اپنی پسند کے کسی ایک عنوان پر کہانی تحریر کیجئے:

(i) ”سچ کی جیت“

(ii) ”محنت میں عظمت ہے۔“

(iii) ”اتفاق میں برکت ہے۔“

سوال نمبر 7: بچے سوچ کر بتائیں کہ یہ واقعہ پڑھنے کے بعد وہ کیا محسوس کر رہے ہیں؟

میں سوچ رہا/رہی ہوں کہ۔

---



---



---



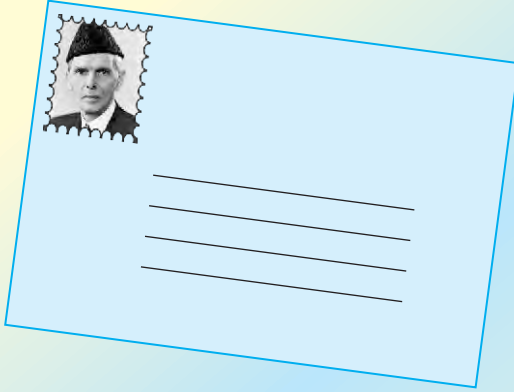
---

### سرگرمیاں

- بچے اپنے اساتذہ کرام کی مدد سے ”نشانِ حیدر“ پانے والے شہیدوں کے نام یاد کریں۔
- اپنے قومی ہیروز کی زندگیوں کا مطالعہ کریں۔

### برائے اساتذہ

- بچوں کو نشانِ حیدر کا مفہوم بتائیے۔
- نشانِ حیدر حاصل کرنے والے دیگر شہیدوں کے کارناموں سے بچوں کو رُوشناس کروائیے۔
- پاک وطن کے دفاع کے لیے شہید ہونے والوں کی عظمت سے بچوں کو آگاہ کیجیے۔



# بھائی کے نام خط

**تدریسی مقاصد:** ☆ بچوں کو کمپیوٹر کی اہمیت سے آگاہ کرنا۔ ☆ بچوں کو انٹرنیٹ اور ای میل کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کرنا۔  
☆ بچوں کو خط لکھنے کا طریقہ بتانا۔ ☆ بچوں کو خط لکھنے کی ترغیب دینا۔

لاہور

25 اکتوبر 2015ء

پیارے بھائی محمد علی!

السلام علیکم! آپ کا خط ملا۔ گھر کے حالات سے آگاہی ہوئی۔ میں بھی یہاں ہاسٹل میں خیریت سے ہوں۔ یہاں میں اکیلا نہیں، میری طرح بہت سے بچے ہاسٹل میں رہتے ہیں لیکن اس کے باوجود آپ سے دُوری کا احساس شدت سے ہوتا ہے۔ میں آپ کے اس خط کا جواب ای میل کے ذریعے دینا چاہتا تھا لیکن پھر دل میں خیال آیا کہ آپ نے خط لکھا ہے تو میں بھی آپ کو خط لکھوں۔

آپ نے اپنے خط میں مجھ سے سکول کی کمپیوٹر لیب کے بارے میں دریافت کیا ہے کہ کیسی ہے، اور میں اس سے کتنا فائدہ اٹھاتا ہوں۔

پیارے بھائی! ہمارے سکول کی کمپیوٹر لیب میں بہت سے کمپیوٹر موجود ہیں۔ ہر بچہ کمپیوٹر ٹیچر کی راہنمائی میں ہر روز تقریباً ایک گھنٹہ کمپیوٹر استعمال کرتا ہے۔ میں جب گھر میں تھا، تب بھی کمپیوٹر استعمال کرتا تھا لیکن اس کی اصل افادیت مجھ پر اب ظاہر ہوئی ہے۔ ہماری لیب میں انٹرنیٹ کی سہولت بھی ہے۔ انٹرنیٹ کو کمپیوٹر کی روح کہا جاسکتا ہے۔ انٹرنیٹ کے بغیر کمپیوٹر محدود پیمانے پر کام کرتا ہے لیکن انٹرنیٹ کی سہولت ہو تو اس کے ذریعے آپ ہزاروں کلومیٹر دور بیٹھے کسی بھی دوست کو ای میل کر سکتے ہیں۔ ای میل کے ذریعے ہم مختصر پیغامات، مضامین اور تصاویر چند سیکنڈ میں بیٹھے بٹھائے اپنے دوستوں کو بھیج سکتے ہیں۔ اب کمپیوٹر کا کام موبائل فونز سے بھی لیا جانے لگا ہے۔ میں نے بھی اپنا ای میل اکاؤنٹ بنالیا ہے

اور اس کے ذریعے مجھے بھی ای میل بھیجی جاسکتی ہے۔

کل ہی میرے کمپیوٹر کے ٹیچر نے بتایا کہ کمپیوٹر کے تمام حصوں کے الگ الگ نام ہیں۔ اس کی سکرین کو مانیٹر کہا جاتا ہے۔ ہم کمپیوٹر پر جو کام کرتے ہیں، وہ مانیٹر پر دکھائی دیتا ہے۔ کمپیوٹر پر کام کرنے کے لیے کی بورڈ اور ماؤس کی ضرورت پڑتی ہے۔ کی بورڈ پر مختلف بٹن ہوتے ہیں جن کی مدد سے ہم کمپیوٹر سے طرح طرح کے کام لے سکتے ہیں۔ ماؤس کسی آپشن کو کلک کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ کمپیوٹر کا ایک حصہ سی پی یو کہلاتا ہے۔ یہ سنٹرل پروسیسنگ یونٹ (Central Processing Unit) کا مخفف ہے۔ سی پی یو کو کمپیوٹر کا دماغ کہا جاسکتا ہے کیونکہ یہ کمپیوٹر کو کنٹرول کرتا ہے۔ کمپیوٹر میں ہم بہت سی کتابیں محفوظ کر سکتے ہیں۔ ضرورت کے وقت ہم کسی بھی کتاب کا کوئی بھی صفحہ کھول کر پڑھ سکتے ہیں بلکہ پرنٹر کے ذریعے اس کا پرنٹ بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

اُمید ہے کہ میرا یہ خط آپ کو دو تین دن میں مل جائے گا۔ ملنے پر مجھے ای میل کے ذریعے اطلاع دے دیجیے گا۔  
میرا ای میل ایڈریس ahsan14@gmail.com ہے۔ مجھے آپ کی ای میل کا شدت سے انتظار رہے گا۔

آپ کا بھائی  
احسن



خاص الفاظ خیریت، راہ نمائی، تقریباً، احتیاطاً، افادیت، محدود، مضامین، مخفف



سوال نمبر 4: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

الفاظ	جملے
حالات	
اکیلا	
فائدہ	
حکم	
صفحہ	

سوال نمبر 5: اس سبق میں دو الفاظ تقریباً اور احتیاطاً تنوین (یعنی دو زبر) کے ساتھ استعمال ہوئے ہیں آپ درج ذیل الفاظ میں تنوین استعمال کیجیے اور نئے الفاظ بنائیے:

عادت ----- فطرت -----

شرع ----- غالب -----

سوال نمبر 6: وہ الفاظ جو کسی کو مخاطب کرنے کے لیے استعمال ہوں ”حروفِ ندا“ کہلاتے ہیں۔

مثلاً: لوگو! مسلمانو! ارے بھائی! دوستو! بچو!

ان حروف کے سامنے لگائی گئی علامت (!) کو ندائیہ کہتے ہیں۔ آپ درج ذیل جملوں میں حروفِ ندا کے سامنے ندائیہ کی علامت (!) لگائیے:

(الف) دوستو آؤ سیر کو چلیں۔

(ب) بچو بھاگو بارش آگئی۔

(ج) ارے بھائی میری بات سنو۔

(د) لوگو میری بات سنو۔

(ه) مسلمانو ایک ہو جاؤ۔



سوال نمبر 7: ایسا کلمہ جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو ”فعل“ کہلاتا ہے، جب کہ کام کرنے والا ”فاعل“ کہلاتا ہے اور جس پر کوئی فعل واقع ہوا ہو ”مفعول“ کہلاتا ہے مثلاً:

احسن نے خط لکھا۔ اس مثال میں، ”احسن“ فاعل ہے ”لکھا“ فعل ہے اور ”خط“ مفعول ہے۔  
دی گئی مثال کے مطابق فعل، فاعل اور مفعول الگ الگ کیجیے:

جملے	فاعل	فعل	مفعول
ارفع نے سیب کھایا۔ احمد نے کتاب خریدی۔ طلحہ نے اخبار پڑھا۔ طلال نے دودھ پیا۔ شائلہ نے جوتے خریدے۔			

سوال نمبر 8: حروفِ عطف (و، اور) وہ حروف ہیں جو دو اسموں یا دو جملوں کو آپس میں ملائیں ”و“، ”اور“ مثلاً  
دل و دماغ، کی بورڈ اور ماؤس۔ ”واو“ کے استعمال سے دی گئی مثال کے مطابق مرکب الفاظ بنائیے:

مفرد الفاظ	مرکب الفاظ
شام، سحر	شام و سحر
گل، بلب	
ملک، قوم	
شمس، قمر	
گل، خار	
اچھا، برا	

### خط لکھنے کا طریقہ

سب سے پہلے صفحے کے انتہائی دائیں طرف مقام اور اس کے نیچے تاریخ لکھیے۔

نئی سطر میں مکتوب الیہ کو مناسب انداز میں مخاطب کیجیے اور السلام علیکم لکھیے۔

اس کے بعد خط کا مضمون لکھیے۔

آخر میں صفحے کے انتہائی بائیں طرف اپنا نام لکھیے۔

مثال کے طور پر آپ اپنے والد صاحب کے نام خط لکھتے ہیں تو یوں لکھیں گے:

امتحانی مرکز

23 اکتوبر 2016ء

محترم والد صاحب!

السلام علیکم!

آپ کا بیٹا  
محمد اسلم

سوال نمبر 9: دی گئی مثال کو پیش نظر رکھتے ہوئے گرمی کی تعطیلات ایک ساتھ گزارنے کے لیے دوست کے نام خط لکھیے۔

### سرگرمیاں

- اس سبق میں استعمال ہونے والے انگریزی الفاظ، ہاسٹل، ای میل، کمپیوٹر، لیب، ٹیچر، انٹرنیٹ، موبائل فون، مانیٹر، کی بورڈ، ماؤس، بٹن، آپشن، کلک، سنٹرل پروسیسنگ، یونٹ، کنٹرول، پرنٹر کو اپنے انگریزی کے استاد صاحب سے پوچھ کر اپنی کاپی پر انگریزی میں لکھیے۔
- نیچے کمپیوٹر کے حصوں کی تصاویر ایک بڑے چارٹ پر بنائیں اور اپنی جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

### برائے اساتذہ

- بچوں کو بتائیں کہ کمپیوٹر آج کل کیوں ضروری ہے؟ ● بچوں کو ڈاک کے پرانے اور موجودہ نظام کے بارے میں بتائیے۔
- بچوں کو بتائیں کہ وہ اپنی تعلیم کے سلسلے میں کمپیوٹر کس طرح استعمال کر سکتے ہیں؟ ● بچوں کو خط لکھنے کی مشق کرائیے۔

# صبح سویرے

**تدریسی مقاصد:** طلبہ کو فطرت کے رنگارنگ مناظر سے آگاہ کرنا۔ ☆ اُن کے مشاہدے میں اضافہ کرنا۔ ☆ فطری مناظر کے حسن اور خوب صورتی سے آگاہی دینا۔

صبح سویرے، نور کے تڑکے  
 مل کر چھوٹے چھوٹے لڑکے  
 سیر کی خاطر گھر سے نکلے  
 اپنے گاؤں سے باہر جا کر  
 دیکھا ایک سہانا منظر  
 ٹھنڈی ہوا میں نیلا امبر  
 اور ہریالی دیکھی  
 پتے دیکھے ڈالی دیکھی  
 کھیتوں میں اک نالی دیکھی  
 اوس کے ہر جا موتی بکھرے  
 اوس سے دھل کر پتے نکھرے  
 نازک نازک نرم اور پتلے  
 کھیتی دیکھی باڑی دیکھی  
 ہل دیکھے اور گاڑی دیکھی  
 باغ میں جا پھلواڑی دیکھی  
 مشرق میں اک نور سا چمکا  
 سونے کا فٹ بال سا اچھلا  
 بچے پکارے آہا، آہا  
 سورج نکلا سورج نکلا  
 لوٹ چلو اب گھر کو بھیتا!  
 سب کو ہے اسکول میں جانا  
 (وقار انبالوی)

سہانا ، منظر ، امبر ، موتی ، کھیتی ، پھلواڑی ، مشرق

خاص الفاظ



سوال نمبر 5: بعض الفاظ میں اعراب (زبر، زیر، پیش، تشدید) بدلنے سے لفظوں کے معنی بھی بدل جاتے ہیں جیسے ”دکھانا“ اور ”دکھانا“ کا مطلب ہے ”ظاہر کرنا“ اور ”دکھانا“ کا مطلب ہے تکلیف دینا۔ اسی طرح درج ذیل لفظوں کے معنی بتائیے۔

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
	پتا		پتا
	پُتلا		پتلا
	لُٹنا		لوتنا
	دُم		دم

سوال نمبر 6: اس نظم میں بتایا گیا ہے کہ سورج مشرق سے نکلتا ہے۔ بتائیے سورج غروب کس سمت میں ہوتا ہے۔

جو کام گزرے ہوئے زمانے میں کیا گیا ہو، اس کا تعلق زمانہ ماضی سے ہوتا ہے۔

مثلاً: لڑکے گھر سے نکلے تھے۔

جو کام موجودہ زمانہ میں ہو رہا ہو، اس کا تعلق زمانہ حال سے ہوتا ہے۔

مثلاً: سورج مشرق سے نکلتا ہے یا نکل رہا ہے۔

سوال نمبر 7: مندرجہ ذیل زمانہ ماضی کے جملوں کو زمانہ حال میں تبدیل کیجیے۔

(i) میں نے ایک سہانا منظر دیکھا تھا۔	
(ii) ہم نے سبزہ اور ہریالی دیکھی تھی۔	
(iii) اوس کے قطرے گر رہے تھے۔	
(iv) میں سیر کے لیے باغ میں گیا تھا۔	
(v) ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔	



● اس نظم میں ہمارے ماحول کی جن خوبصورت چیزوں کا ذکر آیا ہے۔ انھیں حروف تہجی کے اعتبار سے لکھیے۔ پہلے ”الف“ سے شروع ہونے والے الفاظ پھر ”ب“ سے اور پھر اسی ترتیب کے ساتھ اگلے حروف سے شروع ہونے والے الفاظ۔ جیسے الف سے امبر، ب سے باغ، پ سے پتہ۔۔۔۔۔۔۔۔

● اپنی کاپی میں تصویر بنا کر چاروں سمتوں کے نام لکھیے۔

● بچوں کو صحیح تلفظ کے ساتھ نظم خوانی کرائیے۔  
● بچوں سے صبح کی سیر کے موضوع پر مختصر سا مضمون لکھوائیے اور پھر اس کی اصلاح کیجیے۔



## میرا گاؤں میرا گھر

**تدریسی مقاصد:** ☆ بچوں کو گاؤں کی تہذیب و ثقافت اور معاشرت سے آگاہ کرنا۔ ☆ گاؤں کے اہم پیشے، کھیتی باڑی سے متعارف کرانا۔ ☆ گاؤں کی خالص زندگی اور محنتی لوگوں کی مثالیں پیش کرنا۔

میرا نام احمد ہے۔ میں ایک گاؤں میں رہتا ہوں۔ میرا گاؤں ایک مثالی گاؤں ہے جہاں جدید اور قدیم طرز زندگی کی تمام سہولتیں حاصل ہیں۔ میرا گاؤں دیہاتی زندگی کی بھرپور جھلک پیش کرتا ہے۔ میں پانچویں جماعت کا طالب علم ہوں۔ میں سکول میں تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اچھی اور مثالی زندگی گزارنے کے طور طریقے بھی سیکھ رہا ہوں۔

میرا گھر سکول سے زیادہ دور نہیں ہے۔ گھر میں میرے امی، ابو، بھائی، دادا، دادی، چچا، چچی سب ایک ساتھ مل کر رہتے ہیں۔ ہم لوگ صبح سویرے اٹھ جاتے ہیں۔ سب مرد حضرات فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے مسجد جاتے ہیں۔ تمام خواتین گھر پر نماز ادا کرتی ہیں پھر سب اکٹھے بیٹھ کر ناشتہ کرتے ہیں۔

گاؤں کے لوگ خالص غذا استعمال کرتے ہیں۔ اس لیے وہ صحت مند اور توانا رہتے ہیں۔ دیہاتی لوگ گھروں میں مرغیاں، بکریاں، گائے اور بھینسیں پالتے ہیں۔ ان پالتو جانوروں سے انھیں گوشت، انڈے اور خالص دودھ حاصل ہوتا ہے۔ گائے اور بھینس کے دودھ سے دہی، مکھن اور گھی بنالیا جاتا ہے۔ میں ناشتے میں دہی کی لسی بہت شوق سے پیتا ہوں۔

میرے گاؤں کے زیادہ تر لوگ کھیتی باڑی کے پیشے سے وابستہ ہیں۔ کسان دن بھر کھیتوں میں ہل چلا کر فصلیں



اگاتے ہیں۔ فصلوں سے ہمیں مختلف اجناس حاصل ہوتی ہیں مثلاً گندم، چاول، کپاس، گنا، مکئی، چنا اور باجرا وغیرہ۔ کھیتوں میں موسمی سبزیاں بھی کاشت کی جاتی ہیں۔ دوسرے کسانوں کی طرح میرے ابو اور چچا بھی، صبح سویرے کھیتوں میں کام کرنے کے لیے چلے جاتے ہیں۔ وہ دونوں، سارا دن خوب محنت کرتے ہیں۔ میرے دادا جان کہتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ محنت کرنے والوں کو بہت پسند کرتا ہے۔“ پہلے وہ بیلوں کے ذریعے کھیتوں میں ہل چلایا کرتے تھے۔ اب انھوں نے ایک ٹریکٹر خرید لیا ہے۔ اس سے وہ کم وقت میں زیادہ رقبے پر ہل چلا لیتے ہیں۔ جب فصل پک کر تیار ہو جاتی ہے تو کاٹنے اور گاہنے کا کام بھی ٹریکٹر، ہارویسٹر اور تھریشر کے ذریعے انجام دیتے ہیں۔ جب اناج بور یوں میں بھر کر گھر پہنچ جاتا ہے تو سب اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

جب کسان تمام کام کاج سے فارغ ہو جاتے ہیں تو میرے گاؤں میں ایک میلہ لگتا ہے جو کہ گاؤں والوں کو خوشی اور تفریح کا موقع فراہم کرتا ہے۔ میلے میں خوب کھیل تماشے ہوتے ہیں۔ کھانے پینے کی دکانیں سجتی ہیں۔ بچوں کے لیے جھولے لگتے ہیں۔ لڑکیوں کے لیے چوڑیوں اور مہندی کی دکانیں بھی لگتی ہیں۔ بچے اور بڑے کھیلوں کے مقابلے میں حصہ لیتے ہیں جن میں کبڈی، کشتی، والی بال، رسہ کشی اور فٹ بال وغیرہ شامل ہیں۔ جیتنے والوں کو انعامات دیے جاتے ہیں۔ پچھلے سال میں نے بھی دس سال سے کم عمر بچوں کی دوڑ میں حصہ لیا اور پہلا انعام جیتا۔ میرے ابو میری اس کامیابی پر بہت خوش ہوئے۔ میرے ابو کہتے ہیں کہ اتنی زیادہ محنت اور کام کے بعد انسان کو تھوڑی بہت تفریح ضرور کرنی چاہیے۔ اس طرح انسان مزید محنت کے قابل ہو جاتا ہے۔

میرے گاؤں میں عید کا تہوار بھی میلے کی طرح ہوتا ہے۔ سب لوگ کھلے میدان میں عید کی نماز ادا کرتے ہیں۔ سب صاف ستھرے کپڑے پہنتے ہیں۔ گاؤں کے لوگ ایک دوسرے کے گھر میں سویاں، کھیر اور حلوہ بھیجتے ہیں۔ عید کی نماز پڑھنے کے بعد سب ایک دوسرے سے گلے مل کر ”عید مبارک“ کہتے ہیں۔

گاؤں والے ہر موقع پر، ایک دوسرے کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ گاؤں کے بڑے بزرگ شام کو کھلے میدان میں چار پائیاں بچھا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ میں بھی کبھی کبھار اپنے دادا جان کے ساتھ وہاں جاتا ہوں۔ وہاں گاؤں والے اپنے اپنے مسائل بیان کرتے ہیں۔ میرے دادا جان اور گاؤں کے بزرگ، ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میرے دادا جان عمر رسیدہ ہونے کے باوجود صحت مند ہیں۔ جس کی وجہ گاؤں کی عمدہ فضا ہے۔ یہاں آلودگی بہت کم ہے اس لیے گاؤں کے لوگ کم ہی بیمار پڑتے ہیں۔ اگر کسی شخص کی طبیعت خراب ہو جائے تو وہ گاؤں کے مرکز صحت سے دوا لے لیتا

ہے۔ طبیعت زیادہ خراب ہو جانے کی صورت میں اسے شہر کے بڑے ہسپتال لے جاتے ہیں۔ جب کوئی بیمار ہوتا ہے تو سب گاؤں والے اس کی تیمارداری اور عیادت کرتے ہیں۔

گاؤں کے لوگ غم اور خوشی کے موقع پر ایک دوسرے کا بھرپور ساتھ دیتے ہیں۔ گاؤں میں شادی کی تقریب عموماً دن کے وقت ہوتی ہے۔ گھر کے صحن یا گاؤں کے کسی کھلے میدان میں شادی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ شادی سے ایک رات پہلے لڑکیاں اور عورتیں مل کر ڈھولک پر گیت گاتی اور خوب تالیاں بجاتی ہیں۔ مجھے اپنے چچا کی شادی پر بہت لطف آیا تھا۔

میرے گاؤں کے لوگ بہت جفاکش ہیں۔ وہ اپنی زرعی اجناس، ٹریکٹر ٹرائل میں لا کر فروخت کرنے کے لیے قریبی شہر کی منڈی میں لے جاتے ہیں۔ ان اجناس سے حاصل ہونے والی آمدن ہی کسان کا ذریعہ معاش ہے۔

کھیتوں کو سیراب کرنے والے ٹیوب ویل کا پانی گرمیوں میں بھی بہت ٹھنڈا ہوتا ہے۔ میں اپنے دوستوں کے ساتھ اکثر وہاں نہاتا ہوں۔ آٹے کی چکی کی سریلی آواز دور دور تک سنائی دیتی ہے۔ لہلہاتی فصلیں اور سرسبز و شاداب کھیت میرے گاؤں کی شان ہیں۔ مجھے اپنا گاؤں، اپنے گھر کی طرح لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے گاؤں کو ہمیشہ آباد اور خوش حال رکھے۔ ”آمین“



رقبہ، تفریح، تہوار، فضا، وابستہ، تیمارداری، عمر رسیدہ، منڈی، جفاکش، ذریعہ معاش، سریلی

خاص الفاظ



سوال نمبر 1: سبق کے مطابق درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

- (الف) گاؤں کے لوگ گھر میں کون کون سے جانور پالتے ہیں؟
- (ب) احمد کے ابو اور چچا کھیتوں میں ہل کیسے چلاتے ہیں؟
- (ج) گاؤں کے میلے میں کون کون سی تفریحات ہوتی ہیں؟
- (د) گاؤں میں عید کا تہوار کیسے منایا جاتا ہے؟
- (ه) ”گاؤں کے لوگ ایک دوسرے کا بہت خیال رکھتے ہیں۔“ مثال سے واضح کیجیے۔
- (و) گاؤں میں شادی کی تقریب کیسی ہوتی ہے؟
- (ز) فصلوں سے حاصل ہونے والی مختلف اجناس کے نام تحریر کیجیے۔

سوال نمبر 2: سبق کے مطابق درست الفاظ منتخب کر کے خالی جگہیں پر کیجیے:

- (الف) میں اچھی اور مثالی زندگی گزارنے کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بھی سیکھ رہا ہوں۔ (سائنس، طور طریقے)
- (ب) گائے اور بھینس کے دودھ سے دہی، مکھن اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بنالیا جاتا ہے۔ (گھی، پھل)
- (ج) میرے گاؤں میں عید کا تہوار بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی طرح ہوتا ہے۔ (دعوت، میلے)
- (د) میرے دادا جان عمر رسیدہ ہونے کے باوجود۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہیں۔ (کمزور، صحت مند)
- (ه) میرے گاؤں کے لوگ بہت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہیں۔ (سست، جفاکش)
- (و) گاؤں کے سب لوگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میدان میں عید کی نماز ادا کرتے ہیں۔ (کھلے، تنگ)

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ تحریر کیجیے:

مُضَاد	اَلْفَاظ
	بیمار
	تازہ
	ٹھنڈا

مُضَاد	اَلْفَاظ
	چھوٹا
	پسند
	گاؤں

سوال نمبر 4: دی گئی مثال کے مطابق فقرے کا زمانہ تبدیل کیجیے:

- مثال میں سکول جاتا ہوں میں سکول جاؤں گا۔
- (i) سب اکٹھے ناشتہ کرتے ہیں۔
- (ii) وہ کھیتوں میں کام کرتے ہیں۔
- (iii) کسان کھیت میں ہل چلاتا ہے۔
- (iv) شادی کی تقریب دن کے وقت ہوتی ہے۔
- (v) آٹے کی چکی چل رہی ہے۔

سوال نمبر 5: ایسے الفاظ جن سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو ”فعل“ کہلاتے ہیں۔ جبکہ کام کرنے والا ”فاعل“ کہلاتا ہے۔

مثلاً ”بیٹھا“ فعل ہے اور ”بیٹھنے والا“ فاعل ہے۔

درج ذیل افعال (فعل کی جمع) کے فاعل بنائیے:

فاعل	فعل
کھانے والا	کھایا
	جیتا
	چلایا
	پڑھا

جیسے:

### سرگرمیاں

- سبق پڑھنے کے بعد آپ نے کیا سیکھا۔ اپنے الفاظ میں مختصر بیان کریں۔
- اپنے گھر میں موجود پالتو جانوروں کی تصویریں اپنی کاپی میں لگائیے۔

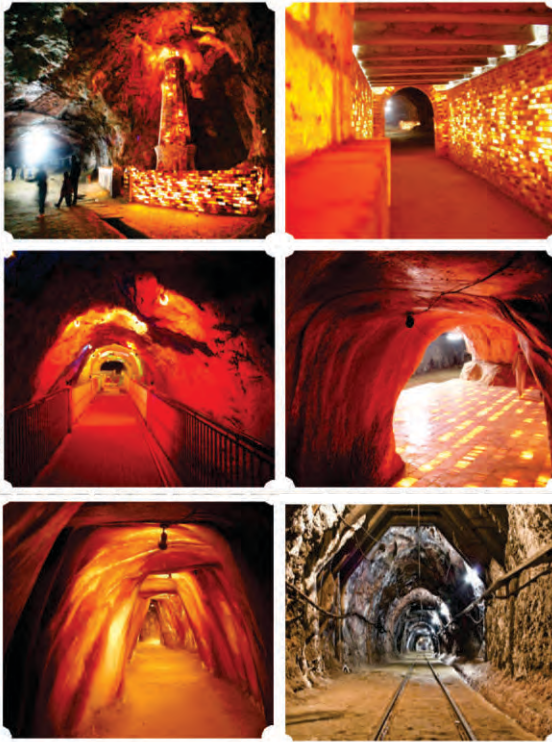
### برائے اساتذہ

- بچوں کو گاؤں کی سادہ زندگی اور محنت کش لوگوں کے بارے میں بتائیے۔
- پاکستان میں پیدا ہونے والی مختلف اجناس کا تعارف کرائیے مثلاً گنا، چاول وغیرہ۔
- بچوں کو گاؤں اور شہر کی زندگی میں رہن سہن کا فرق بتائیے۔

# کھیوڑہ کی سیر

**تدریسی مقاصد:** ☆ بچوں کو پاکستان میں موجود قدرتی معدنیات کے وسیع ذخائر سے متعلق معلومات فراہم کرنا۔ ☆ بچوں کو چٹانی نمک کے حصول سے آگاہ کرنا۔ ☆ بچوں میں مشاہدے کے عمل کو فروغ دینا۔

کھانا کھاتے ہوئے سعد نے پوچھا: ”اَبو جان یہ نمک کہاں سے آتا ہے؟“



اَبو جان نے جواب دیا: ”بیٹا! نمک حاصل کرنے کے دو بڑے ذرائع ہیں۔ ایک ذریعہ تو سمندر کے پانی سے اور دوسرا پہاڑوں سے نمک حاصل کرنے کا ہے۔“

سعد نے حیرت سے پوچھا: ”اَبو جان! کیا نمک کے بھی پہاڑ ہوتے ہیں؟“

اَبو جان نے بتایا: ”جی بیٹا! نمک کے بھی پہاڑ ہوتے ہیں یعنی کوہستان نمک۔ پاکستان میں کھیوڑہ کے مقام پر نمک کی بہت بڑی کان موجود ہے جہاں سے کان کنی کے ذریعے نمک حاصل کیا جاتا ہے۔“

اَبو جان نے کہا: ”ایسا کرتے ہیں، ہم کھیوڑہ کی سیر کا پروگرام بناتے ہیں۔ وہاں جا کر آپ خود نمک کے پہاڑوں کو دیکھ سکیں گے۔“

چھٹی کے روز سعد بہت خوش تھا۔ وہ اپنے امی اَبو کے ساتھ کھیوڑہ کی سیر کے لیے روانہ ہوا۔ کھیوڑہ ضلع جہلم کے شہر پنڈدادن خان کے نزدیک واقع ہے۔ جب وہ لوگ کھیوڑہ پہنچے تو دیکھا کہ دوسرے سکولوں کے بچے بھی اپنے اساتذہ کے ساتھ نمک کی کان کی سیر کو آئے ہوئے تھے۔ اَبو نے ٹکٹ خریدنے کے بعد ایک گائیڈ بھی اپنے ساتھ لے لیا تا کہ وہ اُنہیں



معلوماتی باتیں بتا سکے۔ گائیڈ نے انھیں بتایا کہ نمک کی یہ کان بہت قدیم ہے۔ یہ دنیا کی دوسری بڑی نمک کی کان ہے۔ اس کی دریافت سکندر اعظم کے زمانے میں ہوئی تھی۔ اس کان کی سترہ (17) منزلیں ہیں۔ سیاحوں کو صرف زمینی منزل پر جانے کی اجازت ہے۔ باقی منزلوں پر نمک نکالنے کا کام جاری ہے۔ کان کی ایک منزل پرسانس کے مریضوں کے لیے ہسپتال بنایا گیا ہے۔ جہاں نمک کی کان میں کام کرنے والے مزدوروں کا فوری علاج کیا جاتا ہے۔

کھیوڑہ کی کان کے اندر داخل ہونے کے لیے ایک ٹرین موجود تھی۔ جس میں بیٹھ کر بآسانی ایک طویل سرنگ کو پار کیا جاسکتا ہے۔ سعد اور اس کے والدین اس ٹرین میں بیٹھ کر کان کے اندر ونی حصے میں پہنچ گئے۔ اس حصے کو خاص طور پر سیاحوں کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ وہاں انھوں نے نمک کی رنگ برنگی اینٹوں سے تیار عمارتیں دیکھیں۔ جن میں مینار پاکستان، بادشاہی مسجد، شیش محل، دیوار چین کا ماڈل اور مری کی مال روڈ کا منظر وغیرہ شامل ہیں۔ نمک کی اینٹوں سے بنی یہ چھوٹی چھوٹی عمارتیں نہایت خوب صورت لگ رہی تھیں۔ ان عمارتوں کے اندر بجلی سے روشن ہونے والے بلب بھی لگائے گئے تھے جن کی روشنی سے یہ اور بھی حسین دکھائی دے رہی تھیں۔ سعد ہر چیز کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے وہاں نمک کے پانی کے بہت بڑے بڑے تالاب بھی دیکھے۔ گائیڈ نے سعد اور اس کے گھر والوں کو ان تالابوں کے نزدیک جانے سے منع کر دیا۔ او نے وجہ پوچھی تو گائیڈ نے بتایا: ”ایک تو یہ تالاب کافی گہرے ہیں۔ دوسرے ان میں نمک کی مقدار بہت زیادہ

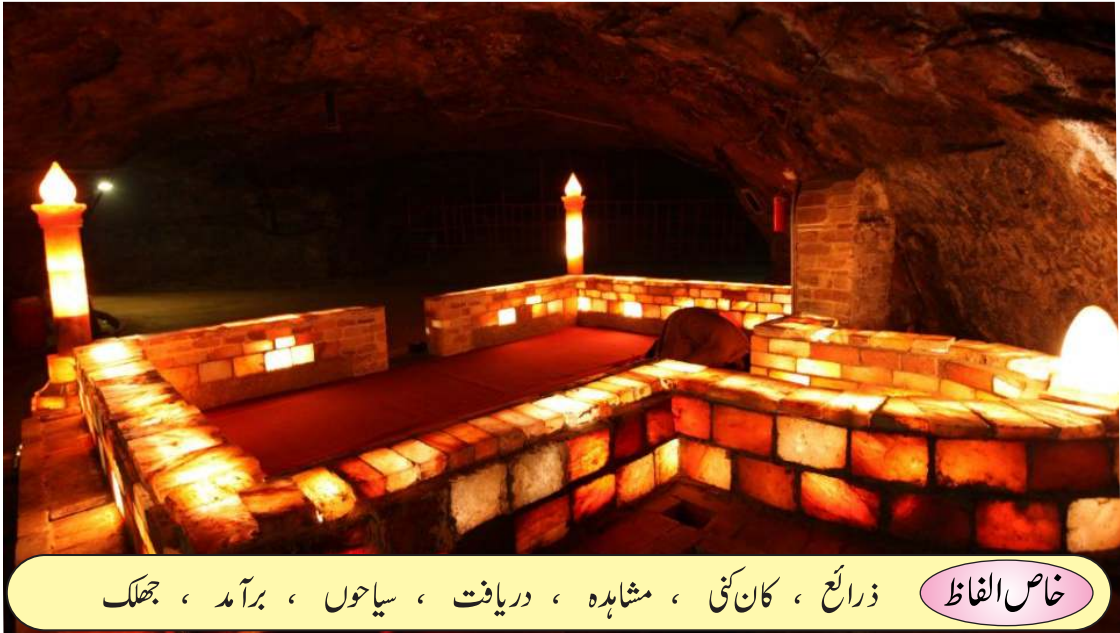


ہے، جو انسان کے لیے نہایت خطرناک ہے۔“

سعد کو نمک کی دیواریں بھی بہت پسند آئیں۔ ان دیواروں پر نمک کے مختلف رنگ جھلک رہے تھے۔ گائیڈ نے بتایا کہ کان کا درجہ حرارت سردی گرمی میں معتدل رہتا ہے۔ یہاں سے نکلنے والے نمک سے پاکستان نہ صرف اپنی ضرورت پوری کرتا ہے بلکہ دوسرے ملکوں کو بھی یہ نمک برآمد کرتا ہے۔ کان کے اندر ایک کینٹین تھی جہاں بہت سے لوگ کھانے پینے کی چیزیں خرید رہے تھے۔ سعد اور اس کے گھر والوں کو بھوک اور پیاس محسوس ہو رہی تھی چنانچہ انھوں نے وہاں سے کھانے پینے کی چیزیں خریدیں اور اطمینان سے کرسیوں پر بیٹھ کر کھائیں۔

سعد کی امی کو نمک سے بنی سجاوٹی اشیا بہت پسند آئیں۔ ان میں نمک سے تیار کیے ہوئے مختلف کھلونے، ٹیبل لیمپ اور برتن وغیرہ شامل تھے۔ انھوں نے اپنی پسند کی کچھ چیزیں خرید لیں۔ سعد کے ابو نے سب کی تصویریں بنائیں تاکہ یادگار رہیں۔ واپسی پر انھوں نے گائیڈ کا شکریہ ادا کیا اور سعد سے آج کی سیر کے دوران حاصل ہونے والی معلومات کے بارے میں پوچھا۔

سعد نے خوش ہو کر جواب دیا: ”جی ابو! آج میں نے دنیا کی دوسری بڑی نمک کی کان کے بارے میں بہت کچھ جانا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ سعد نے نمک کی کان سے حاصل ہونے والی معلومات کا مختصر حال اپنے ابو اور امی کو سنایا اور کہا کہ مجھے آج کا سفر ہمیشہ یاد رہے گا۔“



ذرائع ، کان کنی ، مشاہدہ ، دریافت ، سیاحوں ، برآمد ، جھلک

خاص الفاظ





سوال نمبر 1: سبق کے مطابق درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

- (الف) نمک حاصل کرنے کے دو بڑے ذرائع کون کون سے ہیں؟
- (ب) سانس کے مریض، نمک کی کان میں کس طرح صحت یاب ہوتے ہیں؟
- (ج) نمک کی اینٹوں سے تیار کردہ عمارتوں میں کسی دو کے نام تحریر کیجیے؟
- (د) گائیڈ نے سعد اور اس کے گھر والوں کو نمکین پانی کے تالاب کے نزدیک جانے سے کیوں منع کر دیا؟
- (ه) سعد کی امی کو نمک سے بنی کون سی اشیا پسند آئیں؟

سوال نمبر 2: سبق کے حوالے سے درست لفظ منتخب کر کے خالی جگہیں پُر کیجیے۔

- (الف) پاکستان میں کھیوڑہ کے مقام پر دنیا کی ----- نمک کی کان ہے۔
- (ب) نمک کی کان کی ----- منزلیں ہیں۔
- (ج) نمک کی کان کی دریافت ----- کے زمانے میں ہوئی تھی۔
- (د) انھوں نے ----- کا شکریہ ادا کیا۔
- (ه) سعد نے معلومات کا ----- حال اپنے ابو اور امی کو سنایا۔

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

الفاظ	جملے
کان گنی	
معلومات	
صحت یاب	
مُعتدل	
یادگار	

سوال نمبر 4: کسی خاص شخص، مقام اور چیز کے نام کو ”اسم معرفہ“ کہتے ہیں مثلاً:

پاکستان ، دریائے راوی ، سکندر اعظم

اس سبق میں استعمال ہونے والے خاص نام (اسم معرفہ) دی گئی خالی جگہوں میں لکھیے۔

- (i) \_\_\_\_\_ (ii) \_\_\_\_\_ (iii) \_\_\_\_\_  
(iv) \_\_\_\_\_ (v) \_\_\_\_\_

سوال نمبر 5: سبق کے حوالے سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) کھیوڑہ کے مقام پر نمک کی بہت بڑی موجود ہے:

- (i) چٹان (ii) کان (iii) پہاڑی (iv) وادی

(ب) کھیوڑہ کا مقام واقع ہے:

- (i) لاہور میں (ii) راول پنڈی میں (iii) جہلم میں (iv) گجرات میں

(ج) کان میں نمک کے پانی کے بڑے بڑے ہیں:

- (i) چشمے (ii) جوہڑ (iii) دریا (iv) تالاب

(د) نمک کی کان کا درجہ حرارت سردی گرمی میں رہتا ہے۔

- (i) ٹھنڈا (ii) معتدل (iii) گرم (iv) برفیلا

(ه) کان کی ایک منزل پر مریضوں کے لیے ہسپتال بنایا گیا ہے:

- (i) دل کے (ii) آنکھوں کے (iii) سانس کے (iv) جگر کے

### سرگرمیاں

کسی تفریحی مقام کی سیر کیجیے اور اس کا حال اپنے الفاظ میں لکھیے۔

### برائے اساتذہ

● بنیادی انسانی خوراک کے لیے درکار اشیاء میں نمک سرفہرست ہے۔ بچوں کو انسانی صحت کے لیے نمک کی اہمیت کے بارے میں بتائیے۔

● معدنیات کی تعریف بتا کر، پاکستان کی چند اہم معدنیات کے نام بتائیے۔



**تدریسی مقاصد:** ☆ بچوں کو کائنات سے متعلق بنیادی معلومات فراہم کرنا۔ ☆ بچوں میں سائنسی علوم کے مطالعے کا شعور پیدا کرنا۔  
☆ بچوں میں مشاہدے اور غور و فکر کے عمل کو فروغ دینا۔ ☆ بچوں میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور قدرت کا احساس پیدا کرنا۔

رات کو ثنا کی نظر جب آسمان پر پڑی تو ستارے خوب چمک رہے تھے۔ ثنا کچھ دیر تک ان ستاروں کو دیکھتی رہی۔ پھر اس نے اپنے ابو سے پوچھا:

”ابو جان! یہ ستارے رات ہی کو کیوں چمکتے ہیں؟“

ابو جان نے ثنا کے سوال پہ مسکراتے ہوئے کہا:

”بیٹی! ستارے تو دن میں بھی چمکتے ہیں۔“

ثنا نے حیران ہو کر پوچھا: ”لیکن ابو جان! دن میں تو ستارے دکھائی نہیں دیتے۔“ ابو نے کہا: ”دن کے وقت سورج کی تیز روشنی میں ہمیں ستارے نظر نہیں آتے۔“

ثنا نے پھر پوچھا: ”ابو جان! یہ سورج رات کو کہاں چلا جاتا ہے؟“

ابو جان نے بتایا: دیکھو بیٹی! سورج تو کہیں نہیں جاتا البتہ ہماری زمین جب اس کے گرد چکر لگاتی ہے تو زمین کا جو حصہ سورج کے سامنے آ جاتا ہے، وہاں سورج کی روشنی پڑنے سے دن ہو جاتا ہے۔ اسی طرح زمین کا جو آدھا حصہ، سورج کے سامنے نہیں ہوتا، وہاں روشنی نہیں پہنچ پاتی۔ اس لیے اُس حصے میں رات ہو جاتی ہے۔

ثنا بولی: ”اچھا ابو جان! رات کے وقت چاند بھی تو، ستاروں کی طرح چمکتا ہے پھر یہ ان سے اتنا بڑا کیوں نظر آتا ہے؟“

ابو نے ثنا کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا:

”گویا ہماری بیٹی، آج کائنات کے بارے میں جاننا چاہتی ہے۔ سنو بیٹی! چاند ہماری زمین کے بہت نزدیک

ہونے کے وجہ سے بڑا دکھائی دیتا ہے۔ جب کہ ستارے، زمین سے بہت زیادہ فاصلے پر ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہ روشنی کے چھوٹے چھوٹے نقطے دکھائی دیتے ہیں۔ اصل میں ستارے، چاند سے اور خود ہماری زمین سے کئی گنا بڑے ہوتے ہیں۔“

ہماری زمین ایک سیارہ ہے اور چاند اس کا ایک ذیلی سیارہ ہے۔ چاند کا قطر، زمین کے قطر کا ایک چوتھائی ہے اور سورج، زمین سے کئی گنا بڑا ہے۔ جب کہ ستارے، سیاروں سے جسامت میں بہت بڑے ہوتے ہیں اور خود روشنی اور حرارت پیدا کرتے ہیں۔ سیاروں کی اپنی روشنی نہیں ہوتی بلکہ وہ ستاروں سے روشنی لے کر چمکتے ہیں۔ جیسے ہماری زمین اور چاند، سورج سے روشنی حاصل کرتے اور چمکتے ہیں۔

اس کے علاوہ سیارے مسلسل اپنے اپنے مدار میں گردش کرتے رہتے ہیں۔ ہماری زمین سورج کے گرد اپنے مدار میں ہر وقت گھومتی رہتی ہے اور اپنا ایک چکر تقریباً تین سو پینسٹھ (365) دنوں میں مکمل کرتی ہے۔ یہ ایک ”شمسی سال“ کہلاتا ہے۔ اسی طرح چاند بھی ہماری زمین کے گرد چکر لگا رہتا ہے اور تقریباً اُنسیس (29) دن میں اپنا ایک چکر مکمل کرتا ہے۔ چاند کی گردش کے مطابق بارہ (12) مہینوں میں ایک ”قمری سال“ مکمل ہوتا ہے۔

چاند، سورج کی روشنی کو منعکس کر کے زمین تک پہنچاتا ہے۔ گردش کے دوران، چاند کے جتنے حصے پر سورج کی روشنی پڑتی ہے، ہمیں چاند کی اتنی ہی شکل دکھائی دیتی ہے۔ اسی لیے چاند کبھی چھوٹا اور کبھی بڑا دکھائی دیتا ہے۔ چودہ (14) دن بعد چاند مکمل روشن ہو جاتا ہے۔ پہلی تاریخ کے چاند کو ”ہلال“ اور چودھویں کے چاند کو ”بدر“ کہتے ہیں۔

ثنا کو یہ سب بہت دل چسپ لگ رہا تھا اور وہ بہت غور سے ابو کی باتیں سن رہی تھی۔ ابو نے مزید بتایا کہ سورج کے گرد اور بھی کئی سیارے اور سیارچے جو گردش رہتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے فلکی اجسام، ”سیارچے“ کہلاتے ہیں۔ جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ سینکڑوں سال پہلے پھٹ جانے والے کسی ستارے کے حصے ہیں۔ سورج، سیاروں، ذیلی سیاروں اور سیارچوں کے ساتھ مل کر ایک نظام بناتا ہے۔ جو ”نظام شمسی“ کہلاتا ہے۔ سورج اس نظام شمسی کا مرکز ہے۔

ہماری کائنات میں سورج کی طرح، بڑے بڑے ستاروں کے بھی نظام موجود ہیں۔ اربوں کھربوں ستاروں سے مل کر ایک کہکشاں بنتی ہے۔ اس کائنات میں کروڑوں، اربوں کہکشائیں ہیں، جو ہماری نظر سے اوجھل ہیں۔ ثنا نے یہ سن کر کہا: ”ابو! اللہ تعالیٰ نے تو یہ کائنات بہت وسیع بنائی ہے۔“

ابو نے خوش ہو کر کہا: ”بالکل بیٹی! اسی سے ہمیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اندازہ ہوتا ہے۔“

خاص الفاظ: کائنات، مدار، شمسی، قمری، منعکس، فلکی، اجسام، کہکشاں، سیارچے، مطلع، قطر، وسیع



سوال نمبر 1: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیے:

- (الف) ستارے دن کے وقت کیوں دکھائی نہیں دیتے؟  
(ب) رات اور دن کیسے بنتے ہیں؟  
(ج) ایک شمسی سال کتنے دنوں میں مکمل ہوتا ہے؟  
(د) ستارے اور سیارے میں فرق بیان کریں؟  
(ه) ایک قمری سال کتنے مہینوں کا ہوتا ہے؟  
(و) نظام شمسی سے کیا مراد ہے؟

سوال نمبر 2: سبق کے مطابق درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(ا) ہماری زمین چکر لگاتی ہے:

(i) چاند کے گرد (ii) ستارے کے گرد (iii) سورج کے گرد

(ب) چاند کا قطر، زمین کے قطر کے ہے:

(i) برابر (ii) ایک چوتھائی (iii) ایک تہائی

(ج) ستارے پیدا کرتے ہیں:

(i) روشنی اور پانی (ii) حرارت اور ہوا (iii) روشنی اور حرارت

(د) چاند، زمین کے گرد اپنا چکر مکمل کرتا ہے:

(i) تقریباً چالیس (40) دن میں (ii) تقریباً پچیس (25) دن میں

(iii) تقریباً اُنستیس (29) دن میں

(ه) پہلی تاریخ کے چاند کو کہتے ہیں:

(i) ہلال (ii) بدر (iii) قمر

(و) کہکشاں، ستاروں کا مجموعہ ہے:

(i) لاکھوں (ii) ہزاروں (iii) اربوں کھربوں

سوال نمبر 3: درست لفظ کا انتخاب کر کے جملے مکمل کیجیے:

- (الف) ----- زمین سے بہت زیادہ فاصلے پر ہوتے ہیں۔ (ستارے، سیارے)  
 (ب) ہماری زمین بھی ایک ----- ہے۔ (سیارہ، ستارہ)  
 (ج) سیارے مسلسل اپنے اپنے ----- میں گردش کرتے رہتے ہیں۔ (محور، مدار)  
 (د) چودھویں کے چاند کو ----- کہتے ہیں۔ (بدر، قمر)  
 (ه) سورج، نظام شمسی کا ----- ہے۔ (مرکز، محور)

سوال نمبر 4: درج ذیل الفاظ کو پڑھیے اور مثال کے مطابق مذکور مونث الفاظ الگ الگ کیجیے:

دن، روشنی، چاند، زمین، ستارہ، کہکشاں، کائنات

مذکر	مونث
آسمان	رات

سوال نمبر 5: دی گئی مثال کے مطابق متضاد الفاظ کو آپس میں ملائیں:

طلوع	آسمان	دن	صبح	سونا	روشنی
شام	جاگنا	غروب	تاریکی	رات	زمین

## سرگرمیاں

● بچے اپنے اساتذہ کرام کی مدد سے شمسی اور قمری مہینوں کے نام یاد کریں اور نیچے دیے گئے خانوں میں ترتیب وار لکھیں۔

شمسی مہینے	قمری مہینے

● بچے اپنی کاپی میں چاند کی مختلف اشکال کی تصویریں لگائیں۔

## برائے اساتذہ

- زمین کے درجہ حرارت کی تبدیلی سے موسموں کے بدلنے کے بارے میں بچوں کو بتائیے۔
- بچوں کو موسموں کے نام یاد کروائیے۔
- سورج کی روشنی اور حرارت سے حاصل ہونے والے فوائد سے بچوں کو آگاہ کیجیے۔



# ماں کا خواب

**تدریسی مقاصد:** ☆ بچوں کو شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ کی شاعری سے روشناس کرانا ☆ بچوں کو با مقصد اور با معنی شاعری سے آگاہ کرنا ☆ بچوں کو موزوں طبع بنانا اور ان میں شعری ذوق پیدا کرنا ☆ بچوں کی قوت تخیل کو بیدار کرنا ☆ بچوں میں منظوم واقعہ کی تفہیم کی صلاحیت پیدا کرنا۔

میں سوئی جو اک شب تو دیکھا یہ خواب  
بڑھا اور جس سے مرا اضطراب  
یہ دیکھا کہ میں جا رہی ہوں کہیں  
اندھیرا ہے اور راہ ملتی نہیں  
لرزتا تھا ڈر سے مرا بال بال  
قدم کا تھا دہشت سے اٹھنا محال  
جو کچھ حوصلہ پا کے آگے بڑھی  
تو دیکھا قطار ایک لڑکوں کی تھی  
زمرہ سی پوشاک پہنے ہوئے  
دیے سب کے ہاتھوں میں جلتے ہوئے  
وہ چپ چاپ تھے آگے پیچھے رواں  
خدا جانے جانا تھا اُن کو کہاں!  
اسی سوچ میں تھی کہ میرا پسر  
مجھے اس جماعت میں آیا نظر

وہ پیچھے تھا اور تیز چلتا نہ تھا  
 دیا اُس کے ہاتھوں میں جلتا نہ تھا  
 کہا میں نے پہچان کر، میری جاں!  
 مجھے چھوڑ کر آ گئے تُم کہاں؟  
 جدائی میں رہتی ہوں میں بے قرار  
 پروتی ہوں ہر روز اشکوں کے ہار  
 نہ پردا ہماری ذرا تم نے کی  
 گئے چھوڑ، اچھی وفا تم نے کی!  
 جو بچے نے دیکھا مرا پیچ و تاب  
 دیا اُس نے مُنہ پھیر کر یوں جواب  
 رُلاتی ہے تجھ کو جدائی مری  
 نہیں اس میں کچھ بھی بھلائی مری  
 یہ کہہ کر وہ کچھ دیر تک چُپ رہا  
 دیا پھر دکھا کر یہ کہنے لگا  
 سمجھتی ہے تُو ہو گیا کیا اسے؟  
 ترے آنسوؤں نے بُجھایا اسے!  
 (ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ)

اضطراب، دہشت، محال، زَرد، پوشاک، دیا، پسر، اشک، پیچ و تاب، بھلائی

خاص الفاظ



سوال نمبر 1: دیے گئے سوالات کے جواب لکھیے:

- (الف) سوتے میں خواب کس نے دیکھا؟  
 (ب) لڑکوں نے کیسی پوشاک پہنی ہوئی تھی؟  
 (ج) لڑکوں کے ہاتھوں میں کیا تھا؟  
 (د) ماں نے اپنے بیٹے کو دیکھ کر کیا کہا؟  
 (ه) لڑکے کا دیا کیسے بچھا تھا؟

سوال نمبر 2: نظم کے مطابق خالی جگہ پُر کیجیے:

- (الف) یہ دیکھا کہ میں جا۔۔۔۔۔۔ ہوں کہیں  
 (ب) تو دیکھا۔۔۔۔۔۔ ایک لڑکوں کی تھی  
 (ج) دیے سب کے۔۔۔۔۔۔ میں جلتے ہوئے  
 (د) مجھے چھوڑ کر آ گئے۔۔۔۔۔۔ کہاں  
 (ه) رُلّاتی ہے تجھ کو۔۔۔۔۔۔ مری

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

جملے	الفاظ
	خواب
	قطار
	جُدائی
	جواب
	بھلائی

سوال نمبر 4: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

- (الف) میں سوئی جواک شب تو دیکھائیے۔۔۔۔۔
- (i) باب (ii) خواب (iii) تاب (iv) آب
- (ب) اندھیرا ہے اور۔۔۔۔۔ ملتی نہیں
- (i) چاہ (ii) آہ (iii) راہ (iv) ماہ
- (ج) دیے سب کے۔۔۔۔۔ میں جلتے ہوئے
- (i) ہاتھوں (ii) باتوں (iii) راتوں (iv) ذاتوں
- (د) وہ پیچھے تھا اور تیز۔۔۔۔۔ نہ تھا
- (i) ٹلتا (ii) ملتا (iii) ڈھلتا (iv) چلتا
- (ه) ترے آنسوؤں نے۔۔۔۔۔ اسے
- (i) جلایا (ii) بجھایا (iii) دکھایا (iv) بچایا

سوال نمبر 5: وہ زمانہ گزر چکا ہو، ماضی کہلاتا ہے مثلاً:

- ماں نے خواب دیکھا تھا۔ اس نے منہ پھیر کر جواب دیا۔
- جوزمانہ گزر رہا ہو، اُسے حال کہتے ہیں مثلاً:
- ماں خواب دیکھ رہی ہے۔ ہر روز اشکوں کے ہار پروتی ہوں۔
- دی گئی مثال کے مطابق ماضی کے جملوں کو حال کے جملوں میں تبدیل کیجیے:

ماضی کے جملے	حال کے جملے
میں سکول جا رہی تھی۔	
میرادل ڈرسے لڑ رہا تھا۔	
کھلاڑی قطار بناتے تھے۔	
وہ تیز نہیں چلتا تھا۔	
میری جدائی تجھ کو رلاتی تھی۔	

سوال نمبر 6: افسوس، پریشانی، دکھ اور تکلیف کے اظہار کے لیے استعمال ہونے والے حروف کو ”حروفِ تاسّف“ کہتے ہیں۔ ان حروف کے بعد یہ علامت (!) لگائی جاتی ہے مثلاً:  
افسوس، صد افسوس، ہائے، آہ، حسرت اور اُف وغیرہ

دیے گئے حروفِ تاسّف کی مدد سے جملہ مکمل کیجیے:

افسوس    اُف    ہائے    آہ

- (الف) -----! آپ کا بھائی حادثے کا شکار ہوا۔  
(ب) -----! لڑکا کیسے مر گیا۔  
(ج) -----! میری ٹرین چھوٹ گئی۔  
(د) -----! وہ ہم سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو گیا۔  
(ه) -----! میرا پرس گم ہو گیا۔

### سرگرمیاں

- اس نظم میں بیان کیا گیا واقعہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔
- اپنے سکول کی لائبریری سے ڈاکٹر علاّمہ محمد اقبالؒ کی کتاب ”بانگ درا“ حاصل کیجیے اور اس میں شامل، بچوں سے متعلق نظموں کی ایک فہرست بنائیے۔
- نظم ”ماں کا خواب“ اپنی کاپی میں خوش خط لکھیے۔

### برائے اساتذہ

- بچوں کو ڈاکٹر علاّمہ محمد اقبالؒ کی شخصیت اور شاعری کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کیجیے۔ نیز ان کی کتابوں کے نام لکھوائیے۔
- بچوں کو ڈاکٹر علاّمہ محمد اقبالؒ کی زندگی کے چند واقعات سنائیے جن سے پتا چلتا ہو کہ وہ اپنے اساتذہ کرام کا کتنا احترام کرتے تھے۔
- بچوں میں ہم آواز الفاظ کا شعور پیدا کرنے کی کوشش کیجیے۔
- نظم ”ماں کا خواب“ بچوں کو یاد کرائیے۔

# ہمارے پیشے

**تدریسی مقاصد:** ☆ طلبہ کو مختلف پیشوں کے بارے میں معلومات دینا۔ ☆ معاشرے میں مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کی خدمات کو بھی اجاگر کرنا۔ ☆ محنت، لگن، خلوص اور دیانت داری کی ترغیب دینا۔

ہر شخص اپنی اور اپنے خاندان کی ضروریات پوری کرنے کے لیے روزگار کا کوئی نہ کوئی ذریعہ ڈھونڈتا ہے۔ روزی کمانے کے لیے جو کام کیا جاتا ہے اُسے ”پیشہ“ کہتے ہیں۔ جو شخص اپنے پیشے میں محنت، خلوص اور دیانت داری سے کام لیتا ہے اُسے ترقی اور عزت حاصل ہوتی ہے۔

دُنیا کے دوسرے ملکوں کی طرح ہمارے ملک میں بھی لوگوں کے مختلف پیشے ہیں۔ یہاں مردوں کے شانہ بشانہ خواتین بھی مختلف شعبوں میں کام کرتی ہیں۔ ہمارے ملک کی کم و بیش ستر (70) فیصد آبادی دیہات میں رہتی ہے۔ دیہی عوام کی اکثریت زراعت کے پیشے سے وابستہ ہے۔ کچھ لوگ اپنی زمینوں پر کاشت کاری کرتے ہیں اور کچھ دوسروں کی زمینوں پر کام کر کے روزی کماتے ہیں۔

ہمارے کسان مٹی اور جفاکش ہیں۔ وہ کھیتوں میں ہل چلاتے ہیں، بچ بوتے ہیں، پانی دیتے ہیں، فصلوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ ہمارے کسان ان فصلوں سے نہ صرف اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں بلکہ ان سے اپنی آمدنی بھی بڑھاتے ہیں۔ گندم، چاول، مکئی اور کپاس ہمارے ملک کی ایسی اجناس ہیں جو منڈیوں میں فروخت کی جاتی ہیں جب کہ گٹا شوگر ملوں کو بیچ دیا جاتا ہے۔ دیہات میں پھلوں اور پھولوں کے باغات بھی ہوتے ہیں۔ یہ پھل اور پھول بھی فروخت کیے جاتے ہیں۔

دیہات میں رہنے والے لوگ مویشی بھی پالتے ہیں۔ ان جانوروں میں بیل، گائے، بھینس، بکری، بھیڑ، اور

مرغی وغیرہ شامل ہیں جو اُن کی گھریلو ضروریات پوری کرنے کے ساتھ ساتھ اُن کی آمدنی کا ذریعہ بھی ہیں۔ دیہی خواتین فصلوں کی کٹائی سے لے کر مویشیوں کا چارہ بنانے تک، بہت سے کام اپنے ہاتھ سے کرتی ہیں۔

دیہات میں رہنے والے بعض لوگ ریوڑ چرانے کا کام بھی کرتے ہیں انھیں چرواہا کہا جاتا ہے۔ گوالے دیہات سے دودھ خرید کر شہروں میں پہنچاتے ہیں۔ جام لوگوں کے بال تراشتا ہے، درزی کپڑوں کی سلانی کرتا ہے، بڑھئی لکڑی سے فرنیچر وغیرہ بناتا ہے، موچی جوتے بناتا اور مرمت کرتا ہے۔ معمار مکانات اور دکانیں تعمیر کرتا ہے۔ دیہات میں سکول بھی ہوتے ہیں، جہاں اساتذہ لڑکوں اور لڑکیوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ بعض دیہات میں مراکز صحت بھی قائم ہیں، جہاں ڈاکٹر اور ڈسپنسر وغیرہ کام کرتے ہیں۔ دیہات میں رہنے والے بعض خواندہ اور ناخواندہ افراد روزگار کے لیے شہروں کا رخ بھی کرتے ہیں۔

شہروں میں بھی درزی، جام، موچی، کمہار، ترکھان اور گوالے وغیرہ ہوتے ہیں۔ شہروں میں دیگر ہنرمند بھی ہوتے ہیں، ان میں سنار، شیشہ ساز، پلمبر، گھڑی ساز، حلوائی اور رنگ ساز وغیرہ کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر، موٹر گاڑیوں اور بجلی یا گیس سے چلنے والی اشیاء کے کاریگر شامل ہیں۔ بسوں اور ویگنوں میں ڈرائیور اور کنڈیکٹر کام کرتے ہیں۔ غیر ہنرمند افراد کارخانوں، فیکٹریوں اور دکانوں میں سامان اور بوجھ اٹھانے کا کام کرتے ہیں، جنھیں ”مزدور“ کہا جاتا ہے۔

شہروں کے تعلیم یافتہ افراد (مرد و خواتین) عام طور پر سرکاری اور غیر سرکاری دفاتر یا اداروں میں کام کرتے ہیں اور اپنی خدمات کے عوض تنخواہ وصول کرتے ہیں۔ ان میں انتظامی افسران، انجینئر، ڈاکٹر، اساتذہ، بینک ملازمین، وکلاء، نرسیں اور کلرک وغیرہ شامل ہیں۔ ہمارے نوجوان پولیس اور فوج میں بھی ملازمت اختیار کرتے ہیں۔ ہمارے ملک میں تجارت کا پیشہ بھی مقبول ہے۔ چھوٹی دکانیں دیہات میں بھی ہوتی ہیں لیکن شہروں میں بڑی بڑی مارکیٹیں اور بازار مختلف اشیاء سے بھرے ہوتے ہیں۔

ہر پیشہ اپنی جگہ اہم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مختلف پیشے اختیار کرنے والے ایک دوسرے کی ضروریات پوری کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ سرکارِ دو عالم حضرت محمد ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ ”اللہ تعالیٰ محنت کرنے والوں کو اپنا دوست رکھتا ہے۔“ گویا جو شخص محنت کو اپنا شعار بناتا ہے اور جائز ذریعے سے روزی کماتا ہے وہ دنیا اور آخرت دونوں میں سرخرو ہوتا ہے۔

شانہ بشانہ، جفاکش، اجناس، سرخرو، خواندہ، وابستہ، شعار، فرض شناس

خاص الفاظ





سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب دیجیے:

- (الف) پیشہ کسے کہتے ہیں؟  
(ب) پاکستان کی زیادہ تر آبادی کہاں رہتی ہے؟  
(ج) ہماری زرعی اجناس کون کون سی ہیں؟  
(د) دیہات میں کون کون سے مویشی پالے جاتے ہیں؟  
(ه) لوگ ہنر کیوں سیکھتے ہیں؟

سوال نمبر 2: ہر درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

- (الف) دیہی عوام کی اکثریت کا پیشہ ----- ہے:
- (i) تجارت (ii) زراعت (iii) صنعت (iv) ہنرمندی
- (ب) کھیتوں میں ----- کام کرتا ہے:
- (i) بڑھئی (ii) کمہار (iii) کسان (iv) موچی
- (ج) ریوڑ چرانے والے کو ----- کہتے ہیں:
- (i) معمار (ii) حجام (iii) گوالا (iv) چرواہا
- (د) ----- دفاتر اور اداروں میں کام کرتے ہیں:
- (i) تعلیم یافتہ افراد (ii) غیر تعلیم یافتہ افراد (iii) تاجر (iv) مزدور
- (ه) کپڑوں کی سلائی کرتا ہے۔
- (i) گوالا (ii) بڑھئی (iii) درزی (iv) حجام

سوال نمبر 3: مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادف الفاظ لکھیے۔

الفاظ	مترادف
دیانت دار	
دیہات	
مختی	
خواندہ	
ہنر	

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل جملوں کو منفی جملوں میں تبدیل کیجیے:

- (i) کسان فصلوں سے اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں۔
- (ii) دیہی خواتین مردوں کا ہاتھ بٹاتی ہیں۔
- (iii) معمار مکان اور دکانیں تعمیر کرتا ہے۔
- (iv) ہمارے ملک میں ہنرمندوں کی کمی ہے۔
- (v) بازار مختلف اشیاء سے بھرے ہوئے ہیں۔

### سرگرمیاں

- اس مضمون میں جن ہنرمندوں کا ذکر کیا گیا ہے اُن کے نام حروفِ تہجی کے اعتبار سے لکھیے۔
- آپ مستقبل میں کیا بننا چاہتے ہیں یا کون سا پیشہ اختیار کرنا چاہتے ہیں؟ چند سطور لکھیے۔

### برائے اساتذہ

- طلبہ سے خوش خطی کی مشق کرائیے۔
- انھیں مختلف پیشوں کے حوالے سے مزید معلومات دیجیے۔
- انھیں محنت کی اہمیت کے بارے میں بتائیے۔



**تدریسی مقاصد:** ☆ بچوں کو سکاؤٹنگ کی عالمی تحریک اور اس کی افادیت سے آگاہ کرنا۔ ☆ بچوں میں خدمت خلق کا جذبہ پیدا کرنا۔  
☆ بچوں کو سکاؤٹنگ کی تحریک سے وابستہ ہونے کی ترغیب دینا۔

خالد 23 مارچ کو یوم پاکستان کی ایک بڑی تقریب میں شرکت کے لیے اپنے آؤ کے ساتھ لاہور کے اقبال پارک میں گیا تو وہاں اس نے خاکی شرٹ پتلون پہنے ہوئے بہت سے لڑکے دیکھے۔ وہ سب نہایت منظم انداز میں قطاروں میں کھڑے تھے۔ اُن کے گلے میں رومال اور سینے پر مختلف بیج لگے ہوئے تھے۔ دوسری طرف اُسے کچھ لڑکیاں دکھائی دیں۔ سب لڑکیوں نے سفید رنگ کی شلوار قمیص پہن رکھی تھی۔ خالد کو یہ منظر بہت بھلا لگا۔ یہ لڑکے اور لڑکیاں تقریب میں آنے والے مہمانوں کو نشستوں پر بیٹھنے میں مدد دے رہے تھے۔

خالد نے اپنے آؤ سے پوچھا: ”یہ لڑکے اور لڑکیاں کون ہیں؟“ اُس کے آؤ نے جواب دیا: ”یہ لڑکے سکاؤٹ ہیں اور لڑکیاں گرل گائیڈز۔ لڑکیاں بھی دراصل سکاؤٹ ہی ہیں لیکن انھیں گرل گائیڈ کہا جاتا ہے۔“ خالد نے اپنے آؤ سے دریافت کیا: ”آؤ جان! سکاؤٹ کا کیا مطلب ہے؟ یہ کیا کام کرتے ہیں؟“

اُس کے آؤ نے کہا: ”سکاؤٹ کا مطلب ہے نگران۔ یہ لڑکے اور لڑکیاں سکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والے طلبہ ہیں، جو اپنی خوشی اور شوق سے سکاؤٹ تحریک میں شامل ہوئے ہیں۔ یہ سکاؤٹ اپنے تعلیمی اداروں، شہروں اور ملک میں دوسروں کی بھلائی اور آسانی کے لیے رضا کارانہ کام کرتے ہیں۔ آپ دیکھ رہے ہو کہ یہ سب سخت

دھوپ میں کتنی تن دہی سے اپنا اپنا کام کر رہے ہیں۔“

خالد نے کہا: ”اَبّو جان! اس کا مطلب ہے کہ سکاؤٹ بہت محنتی ہوتے ہیں؟“

اُس کے اَبّو بولے: ”بالکل ٹھیک کہا آپ نے۔ ایک سکاؤٹ میں اور بھی بہت سی خوبیاں ہوتی ہیں، مثلاً وہ ایمان دار ہوتا ہے، وہ بہادر ہوتا ہے۔ اپنی ذمہ داری نہایت دیانت داری سے انجام دیتا ہے۔ وہ محب وطن ہوتا ہے۔ وفادار اور خوش اخلاق ہوتا ہے۔ وہ دوسروں کا مددگار ہوتا ہے۔

دوسرے سکاؤٹس کو اپنا بھائی سمجھتا ہے۔ اس لیے سکاؤٹس آپس میں کبھی نہیں لڑتے۔ کفایت شعاری اس کی فطرت میں شامل ہوتی ہے۔ صفائی اُس کا ایمان ہوتا ہے۔

گرل گائیڈز میں بھی یہ ساری خوبیاں ہوتی ہیں۔ سکاؤٹ اور گرل گائیڈ، لڑکے، لڑکیاں اتنے خود اعتماد ہو جاتے ہیں کہ وہ زندگی کے کسی میدان میں ہمت نہیں ہارتے۔“

خالد جو اپنے اَبّو کی باتیں بہت دل چسپی سے سُن رہا تھا، بولا: ”اَبّو جان! میں کل سکول میں اپنے استاد صاحب سے سکاؤٹنگ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کروں گا۔“

اُس کے اَبّو بولے: ”پان سے بھی پوچھ لینا، چند باتیں میں بھی بتائے دیتا ہوں۔ سکاؤٹنگ ایک ایسی تحریک ہے۔ جس کا آغاز ایک انگریز فوجی لارڈ بیڈن پاول نے 1907ء میں برطانیہ سے کیا۔ یہ تحریک اس قدر مقبول ہوئی کہ جلد ہی دنیا نے اس کی افادیت کو محسوس کرتے ہوئے اس میں شمولیت اختیار کر لی۔ اب یہ ایک عالمی تحریک بن چکی ہے۔ پاکستان بھی اس عالمی تحریک کا رکن ہے۔

پاکستان میں قائد اعظم محمد علی جناحؒ اس کے پہلے چیف سکاؤٹ مقرر ہوئے۔ 1947ء میں بوائے سکاؤٹس اور گرل گائیڈز نے ہندوستان سے پاکستان آنے والے مہاجروں کی بہت دیکھ بھال کی۔

اگلے روز خالد سکول گیا تو اُس نے اپنے استاد صاحب سے سکاؤٹنگ کے بارے میں پوچھا۔ انھوں نے اسے بتایا کہ سکاؤٹس کے اجتماع کو ”جموری“ کہا جاتا ہے۔ جموری میں ناصرف ملک بلکہ دنیا بھر کے سکاؤٹس شرکت کرتے ہیں۔ عمر کے لحاظ سے سکاؤٹس کے تین درجے ہیں۔

(1) 7 سے 11 سال تک کے سکاؤٹ، ”شاہین سکاؤٹس“ کہلاتے ہیں۔

(2) 11 سے 17 سال تک کے سکاؤٹ، ”بوائے سکاؤٹ“ کہلاتے ہیں۔

(3) 17 سے 25 سال تک کے سکاؤٹ، ”روورسکاؤٹ“ کہلاتے ہیں۔

شاہین سکاؤٹس کا نصب العین ”بلند پرواز“ ہے۔ ہر شاہین سکاؤٹ وعدہ کرتا ہے کہ: (الف) ”میں اللہ تعالیٰ کا کہا مانوں گا۔ (ب) سچا پاکستانی بنوں گا (ج) سب کے کام آؤں گا۔“ بوائے سکاؤٹس کا نصب العین ہے: ”المُسْتَعِد“، یعنی ہر لمحہ تیار رہو۔ روورسکاؤٹس کا نصب العین ہے: ”بے لوث خدمت۔“ روورسکاؤٹس کو ہنگامی حالات میں لوگوں کو بچانے کے لیے تربیت دی جاتی ہے۔ کہیں آگ لگ جائے، زلزلہ آجائے یا سیلاب، روورسکاؤٹس متاثرین کی بڑھ چڑھ کر مدد کرتے ہیں۔

اپنے استاد صاحب کی باتیں سن کر خالد بولا: ”سر! میں بھی سکاؤٹ بن کر لوگوں کے کام آنا چاہتا ہوں۔ میں سکاؤٹ کس طرح بن سکتا ہوں؟“

استاد صاحب نے کہا: ”ہمارے سکول میں شاہین سکاؤٹس کا یونٹ پہلے سے قائم ہے۔ میں تمہیں اس یونٹ کے انچارج کے پاس ابھی لیے چلتا ہوں اور تمہارا نام شاہین سکاؤٹس میں درج کرا دیتا ہوں۔“ خالد خوشی خوشی اٹھا اور استاد صاحب کے پیچھے پیچھے چل دیا۔



خاص الفاظ: تقریب، مُنَظَّم، نگران، رَضا کار، دیانت داری، مُحِبِّ وَطَن، وَفادار، خُوش اخلاق، کَفایَتِ شِعار، عالمی



سوال نمبر 4: الفاظ پر اعراب لگائیے:

مُحِبُّ وَطَن

مقرر

ہمت

منظم

سوال نمبر 5: سبق کے مطابق درست بیان کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (x) کا نشان لگائیے:

☐

(الف) لڑکے سکاؤٹ ہیں اور لڑکیاں گرل گائیڈز۔

☐

(ب) سکاؤٹ کا مطلب ہے: ایمان دار۔

☐

(ج) سکاؤٹ محب وطن ہوتا ہے۔

☐

(د) سکاؤٹنگ کی تحریک 1907ء سے پہلے شروع ہوئی۔

☐

(ه) قائد اعظم محمد علی جناح پاکستان کے پہلے چیف سکاؤٹ تھے۔

☐

(و) لارڈ بیڈن پاول فوجی نہیں تھا۔

### سرگرمیاں

- بچے ایک چارٹ بنائیں جس پر عمر کے لحاظ سے سکاؤٹس کی درجہ بندی کی گئی ہو اور اس چارٹ کو جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔
- بچے ”سکاؤٹ کی خوبیاں“ کے عنوان سے اپنی کاپی پر ایک مختصر سا مضمون لکھیں اور اپنے استاد کو دکھائیں۔
- اس سبق میں انگریزی کے الفاظ مارچ، شرٹ، پارک، بیچ، بوائے سکاؤٹ، گرل گائیڈ، سکول، کالج، لارڈ بیڈن، چیف سکاؤٹ، جمہوری، روور، سر، یونٹ اور انچارج اردو میں لکھے گئے ہیں آپ اپنے انگریزی کے استاد سے پوچھ کر یہ تمام الفاظ اپنی کاپی میں انگریزی میں لکھیے۔

### برائے اساتذہ

- اساتذہ کرام بچوں کو کوئی سکاؤٹ کیمپ دکھائیں۔
- بچوں میں دوسروں کے کام آنے کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے انھیں کوئی کہانی یا واقعہ سنائیے۔
- بچوں کو بتائیے کہ ہنگامی صورت حال میں وہ خود کس طرح بچ سکتے ہیں اور دوسروں کو کس طرح بچا سکتے ہیں۔
- بچوں کو سکاؤٹنگ کے علاوہ دیگر تنظیموں اور اداروں کے بارے میں بتائیے جو لوگوں کو مشکلات سے نکالنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔



## ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی

**تدریسی مقاصد:** ☆ بچوں کو نظم اور نثر کے فرق سے آگاہ کرنا۔ بچوں کو ہم وزن اور ہم آواز الفاظ کا شعور دینا۔ ☆ بچوں میں شاعری پڑھنے اور سننے کا شوق پیدا کرنا۔ بچوں میں زندہ دلی پیدا کرنا۔

خالہ اس کی لکڑی لائی  
پھوپھی لائی دیا سلائی  
امی جان نے آگ جلائی  
ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی

دیگھی چچہ نوکر لائے  
بھائی چاول شکر لائے  
بہنیں لائیں دودھ ملائی  
ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی

جوں ہی دستر خوان لگایا  
گاؤں کا گاؤں دوڑا آیا  
ساری خلقت دوڑی آئی  
ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی



دھوبی کنجڑا نائی آیا  
پنساری حلوائی آیا  
سب نے آکر دھوم مچائی  
ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی

گاؤں بھر میں ہوئی لڑائی  
کھیر کسی کے ہاتھ نہ آئی  
میرے اللہ تیری دہائی  
ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی  
(صوفی غلام مصطفیٰ تبسم)



دیا سلائی ، دیگچی ، چچہ ، دسترخوان ، خلقت ، کنجڑا ، حلوائی ، دہائی

خاص الفاظ



سوال نمبر 1: نظم کے مطابق سوالوں کے جواب لکھیے۔

- (الف) ٹوٹ بٹوٹ نے کیا پکایا؟  
 (ب) کھیر پکانے کے لیے آگ کس نے جلائی؟  
 (ج) دیگچی اور چچہ کون لایا؟  
 (د) کھیر پکانے کے لیے دودھ ملائی کون لایا؟  
 (ه) نظم کے شاعر کا کیا نام ہے؟

سوال نمبر 2: مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

مناسب الفاظ
کھیر
لکڑی
ہاتھ
دھوم

- (الف) خالہ اس کی۔۔۔۔۔ لائی  
 (ب) ٹوٹ بٹوٹ نے۔۔۔۔۔ پکائی  
 (ج) سب نے آکر۔۔۔۔۔ مچائی  
 (د) کھیر کسی کے۔۔۔۔۔ نہ آئی

سوال نمبر 3: دیے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

آگ، گاؤں، خلقت، دھوبی، لڑائی

سوال نمبر 4: اپنے اُستاد سے پوچھ کر لکھیں کہ درج ذیل لوگ کیا کام کرتے ہیں؟

دھوبی، کنجڑا، نائی، پنساری، حلوائی

### سرگرمیاں

- نظم زبانی یاد کیجیے اور اپنے ہم جماعتوں کو سنائیے۔
- صوفی غلام مصطفیٰ ہتھم کی کسی کتاب سے ان کی کوئی اور نظم تلاش کیجیے اور اپنی کاپی میں لکھیے۔

### برائے اساتذہ

- بچوں میں صحت مند مزاج کے پہلو کو اجاگر کرنے میں مدد دیں۔



**تدریسی مقاصد:** ☆ بچوں کو ارد گرد کا ماحول صاف ستھرا رکھنے کی ترغیب دینا۔ ☆ بچوں کو ماحولیاتی آلودگی کے نقصانات سے آگاہ کرنا۔ ☆ بچوں میں شجر کاری کی اہمیت اُجاگر کرنا۔

آمنہ نے شیشے کے مربتان میں ایک خوبصورت سی مچھلی پال رکھی تھی۔ وہ روز اُس کو دیکھتی اور خوش ہوتی۔ ایک دن اس نے اپنی امی کو دوپٹہ رنگتے ہوئے دیکھا تو اُسے وہ رنگ بہت پسند آیا۔ اس نے امی سے چھپ کر تھوڑا سا رنگ اٹھا کر مربتان میں ڈال دیا۔ آمنہ نے سوچا تھا کہ رنگ برنگی مچھلی کی طرح اس کا پانی بھی رنگین ہو جائے گا۔ پہلے تو مچھلی تیرتی رہی، پھر اس نے پانی میں جھوپنا شروع کر دیا۔ یہ دیکھ کر آمنہ دوڑتی ہوئی امی کے پاس گئی۔ اس نے امی کو بتایا کہ اُس کی مچھلی تڑپ رہی ہے۔ امی نے مربتان کا پانی رنگین دیکھ کر آمنہ سے پوچھا کہ یہ رنگ کس نے ڈالا ہے؟

آمنہ نے امی کو بتایا کہ اس نے مربتان کے پانی کو خوب صورت بنانے کے لیے اس میں رنگ ملا دیا تھا۔ امی نے فوراً مربتان کا پانی تبدیل کر کے اس میں صاف پانی ڈال دیا۔ چند لمحوں بعد جب مچھلی پھر پہلے کی طرح تیرنے لگی تو آمنہ کے چہرے پر خوشی چھا گئی۔ اس نے امی سے مچھلی کے اچانک تڑپنے کی وجہ پوچھی۔ امی نے اسے بتایا کہ اس نے جو رنگ پانی میں ملا دیا تھا، وہ دیکھنے میں تو بھلا لگتا تھا مگر زہریلا ہونے کی وجہ سے مچھلی کی زندگی کے لیے نقصان دہ تھا۔ امی نے آمنہ کو سمجھایا کہ ہر جان دار کو زندہ رہنے کے لیے صاف ستھرا ماحول کی ضرورت ہوتی ہے۔ گندے اور آلودہ ماحول میں کوئی بھی جان دار زندہ نہیں رہ پاتا۔

آمنہ نے پوچھا کہ صاف ماحول سے کیا مراد ہے؟

امی نے اسے بتایا کہ ہمارے ارد گرد موجود تمام چیزیں، جو ہم پر براہ راست اثر کرتی ہیں، ماحول کہلاتی ہیں مثلاً

سانس لینے کے لیے صاف ہوا، پینے کے لیے صاف پانی اور رہنے کے لیے صاف جگہ۔ اگر ان میں سے کسی ایک چیز کی بھی کمی ہو جائے تو زندہ رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔

آمنہ نے امی سے پوچھا کہ ہمارا ماحول کیسے آلودہ ہو رہا ہے؟

امی نے آمنہ کو بتایا کہ ماحول کو آلودہ کرنے کے بہت سے اسباب، خود انسان کے اپنے پیدا کردہ ہیں مثلاً انسان نے ترقی کرنے کے لیے بڑے بڑے کارخانے لگائے تو ان سے اٹھنے والے دھوئیں نے ہوا کو زہریلا کرنا شروع کر دیا۔ فصلوں کو نقصان دہ کیڑوں سے بچانے کے لیے سپرے کیا، تو ان کیڑے مار دویات نے ہوا اور انسانی صحت، دونوں کو نقصان پہنچایا۔ ٹریفک نے ہمیں آنے جانے میں سہولت دی تو اس کے دھوئیں نے انسانی صحت کو خراب کیا۔ ہوا میں اڑنے والے ہوائی جہاز، سمندروں میں چلنے والے بحری جہاز اور خلا میں جانے والے خلائی جہاز، ان سب سے خارج ہونے والا دھواں فضائی آلودگی کا سبب بنا۔ آبادی بڑھنے کے باعث، قابل کاشت زمینیں رہائشی کالونیوں میں تبدیل ہوتی چلی گئیں۔ درختوں کے بے دریغ کٹاؤ سے زمین بخر ہو گئی اور بارشوں میں کمی آتی چلی گئی۔ اسی وجہ سے گڑہ ارض کا درجہ حرارت بڑھتا جا رہا ہے جو انسانی زندگی کے لیے بے حد خطرناک ہے۔

آمنہ امی کی باتیں نہایت غور سے سن رہی تھی۔ اس نے مزید پوچھا کہ ہمارے ماحول کو اور کون کون سی چیزیں خراب کرتی ہیں؟

امی نے بتایا کہ ہوا کی طرح، پانی بھی انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر ہم زندہ رہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ گڑہ ارض کا تین چوتھائی حصہ پانی پر مشتمل ہے۔ اس میں سے تین فی صد حصہ انسانوں کے لیے قابل استعمال ہے۔ یہ قابل استعمال پانی بھی مسلسل خراب ہوتا جا رہا ہے۔ گھروں سے نکلنے والا کوڑا اور کارخانوں سے نکلنے والا زہریلا مواد، دریاؤں اور نہروں کے پانی میں شامل ہو کر اس کو آلودہ کر رہا ہے۔ فصلوں پر کیا جانے والا سپرے، زراعت کے لیے استعمال کی جانے والی کھادیں اور گٹروں کا آلودہ پانی، زیر زمین جذب ہو کر صاف پانی کو خراب کر رہا ہے۔ فضائی، ہوائی اور آبی آلودگی کے علاوہ ایک اور بڑی قسم، شور کی آلودگی ہے۔ ہمارے ماحول میں موجود ٹریفک، لاؤڈ سپیکر، موسیقی اور کارخانوں میں مشینوں کا شور بھی انسانی کانوں کے لیے بے حد نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے۔ سردرد، بے چینی، چرچڑاپن، بلڈ پریشر، معدہ، دل، جگر اور جلد کے امراض بڑھ رہے ہیں۔ آلودگی کے ان تمام اسباب پر قابو پانا ہماری اولین ذمہ داری ہے۔

آمنہ نے فکر مندی سے پوچھا: ”امی! ہم ماحولیاتی آلودگی پر کیسے قابو پاسکتے ہیں؟“

امی نے کہا کہ ماحولیاتی آلودگی کے بارے میں، دنیا کے بہت سے ممالک فکر مند ہیں۔ دنیا بھر میں 5 جون کو ماحولیات کا عالمی دن منایا جاتا ہے جو لوگوں کو اپنے ارد گرد کا ماحول صاف رکھنے کے لیے آگاہ کرتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ارد گرد زیادہ سے زیادہ درخت اور پودے لگائیں، کیوں کہ درخت، ماحول کو صاف رکھتے ہیں اور انسان کے دوست ہوتے ہیں۔ اپنے گھروں اور گلیوں کا کوڑا کرکٹ نالیوں اور نہروں میں نہ پھینکیں۔ بلکہ کوڑا کرکٹ صرف کوڑے دانوں ہی میں ڈالیں۔ کوڑا کرکٹ نہ جلائیں اس سے ہوا آلودہ ہوتی ہے۔ پلاسٹک کے تھیلوں کا استعمال اور ان کو جلانا آلودگی کا باعث بنتا ہے اور یہ ایک جرم بھی ہے۔

اب آمنہ یہ بات سمجھ چکی تھی کہ ہمارے ماحول کا صاف ہونا کتنا ضروری ہے۔ اس نے امی سے وعدہ کیا کہ وہ اپنے ماحول کی صفائی کا بہت خیال رکھے گی، پودوں کی خوب دیکھ بھال کرے گی، نئے پودے لگائے گی اور مچھلی کا پانی کبھی آلودہ نہیں ہونے دے گی۔ اگلے دن آمنہ نے سکول میں سب بچوں کو ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی ضرورت اور اہمیت کے بارے میں بتایا۔



مَرتَبان ، ماحول ، گُڑہ اَرْض ، آلودہ ، کارخانے ، زہریلا مواد ، زراعت

خاص الفاظ



سوال نمبر 1: سبق کے مطابق درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

- (الف) آمنہ کی مچھلی کیوں تڑپ رہی تھی؟  
(ب) ماحول سے کیا مراد ہے؟  
(ج) ماحول کو آلودہ کرنے والے کوئی سے دو اسباب بیان کریں؟  
(د) ماحولیاتی آلودگی کی اقسام بیان کیجیے۔  
(ه) ہم اپنا ماحول کیسے صاف رکھ سکتے ہیں؟  
(و) ماحول صاف رکھنے کے لیے درخت کیوں اہم ہیں؟

سوال نمبر 2: سبق کے حوالے سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

- (ا) آمنہ نے مچھلی کے مرتبان میں ڈال دیا:  
(i) تیل (ii) دوا (iii) رنگ (iv) چینی  
(ب) آمنہ کی امی رنگ رہی تھیں:  
(i) چادر (ii) دوپٹہ (iii) قمیص (iv) ٹوپی  
(ج) شور کی آلودگی ہوتی ہے:  
(i) درخت کاٹنے سے (ii) کوڑا کرکٹ جلانے سے (iii) تیز اور اونچی آوازوں سے  
(iv) دھوئیں سے  
(د) صفائی کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے ہمارا ماحول ہوتا ہے:  
(i) آلودہ (ii) صاف ستھرا (iii) بیمار (iv) خوش نما  
(ه) انسان کے لیے درخت ہوتے ہیں:  
(i) مہمان (ii) دوست (iii) مالک (iv) دشمن

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ تحریر کیجیے:

مُضاد	ألفاظ	مُضاد	ألفاظ
	صاف		اندر
	زنده		جان دار
	ضروری		پاس
	دوست		سمجھ دار

سوال نمبر 4: درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیے:

استعمال	دوست	نقصان	براہ راست	مرتبان	خراب

سوال نمبر 5: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

تبدیل ، آلودہ ، ارد گرد ، نقصان دہ ، صفائی

### اسم معرفہ کی قسمیں

بچو! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کو اسم خاص یا اسم معرفہ کہتے ہیں مثلاً قائد اعظمؒ، لاہور اور گلاب کا پھول وغیرہ

اسم خاص یا اسم معرفہ کی چار اقسام ہیں:

(i) اسم علم (ii) اسم ضمیر (iii) اسم موصول (iv) اسم اشارہ

اسم علم: وہ اسم ہے جو کسی شخص کے خاص نام یا پہچان کو ظاہر کرے جیسے:

قائد اعظم محمد علی جناحؒ، الطاف حسین حالیؒ، سر سید احمد خاںؒ، اشرف عرف اچھو وغیرہ۔

اسم ضمیر: وہ اسم ہے جو کسی دوسرے اسم کی جگہ استعمال کیا جائے جیسے:

علی آیا، اُس نے کھانا کھایا اور وہ سونے چلا گیا۔ اس مثال میں ”اُس“ اور ”وہ“ دونوں اسم ضمیر ہیں، جو علی کی جگہ استعمال ہوئے ہیں۔

اسم موصول: وہ اسم ہے جسے کسی جملے کے ساتھ لگائے بغیر اس کے معنی سمجھ میں نہ آئیں۔



جیسے: جو، جو کوئی، جس، جسے، جنہوں، جنہیں وغیرہ مثلاً جو محنت کرتا ہے کامیاب ہو جاتا ہے۔  
اسم اشارہ: وہ اسم ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے جیسے: ”وہ“، ”یہ“۔ ”وہ“ دور کی چیز کے لیے اور ”یہ“  
نزدیک کی چیز کے لیے بطور اشارہ استعمال کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر 6: درج ذیل جملوں کو غور سے پڑھیے، ان سے اسم معرفہ تلاش کیجیے اور اس کی قسم کا نام لکھیے:

مثال: قائد اعظم پاکستان کے بانی ہیں۔

اسم کی قسم	اسم معرفہ
اسم علم	قائد اعظم

- (i) زینب میری سہیلی ہے۔ اُس کے والد ڈاکٹر ہیں۔
- (ii) یہ ایک معلوماتی کتاب ہے۔
- (iii) وہی لوگ کامیاب ہیں، جنہوں نے علم حاصل کیا۔
- (iv) علی ہونہار لڑکا ہے وہ ہر سال سکول میں اول آتا ہے۔
- (v) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کا نام عبدالمطلب تھا۔
- (vi) جسے اللہ رکھے، اسے کون چکھے۔
- (vii) وہ ایک ذہین شخص ہے۔

### سرگرمیاں

- ہر بچہ اپنے گھر میں کم از کم ایک پودا ضرور لگائے۔ اس مقصد کے لیے گملا یا ٹین کا پرانا ڈبا بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔
- بچے اپنے ارد گرد آلودہ چیزوں کی نشان دہی کریں اور اپنے اساتذہ کو ان کے بارے میں آگاہ کریں۔

### برائے اساتذہ

- بچوں کو آلودگی کی مختلف اقسام کے بارے میں بتائیے۔
- بچوں کو صفائی کی اہمیت سے آگاہ کیجیے۔
- کلاس روم کے باہر کم از کم ایک کوڑے دان رکھوائیے اور بچوں کو کوڑا، کوڑے دان میں ڈالنے کی تلقین کیجیے۔



## پاک چین دوستی

**تدریسی مقاصد:** ☆ بچوں کو پاک چین دوستی کی تاریخ سے آگاہ کرنا۔ ☆ بچوں کو شاہراہ ریشم کی افادیت اور اس کے بارے میں تاریخی اور ٹھوس حقائق سے آگاہ کرنا۔ ☆ بچوں کو ہمسائے کی اہمیت کے بارے میں بتانا۔ ☆ بچوں کو پاک چین اقتصادی راہداری منصوبے کی تاریخ، افادیت اور ملک پر اس کے مثبت اثرات سے آگاہ کرنا۔

چین ہمارا دوست ملک ہے۔ پاکستان چین دوستی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ہمالیہ سے بلند، سمندر سے گہری اور شہد سے میٹھی ہے۔ پاکستان کی طرح چین بھی بڑا عظیم ایشیا میں واقع ہے۔ آبادی کے اعتبار سے چین دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ اگر کسی ملک کی آبادی زیادہ ہو تو اُس ملک کی ترقی کی رفتار کم ہو جاتی ہے لیکن چین نے اپنی ترقی کی رفتار میں فرق نہیں آنے دیا۔

1949ء میں چین آزاد ہوا تو اسلامی ملکوں میں پاکستان سب سے پہلا ملک تھا جس نے اسے آزاد ریاست کے طور پر تسلیم کیا اور یہیں سے پاک چین دوستی کا آغاز ہوا۔ دونوں ملکوں نے ایک دوسرے کے ملکوں میں اپنے سفارت خانے قائم کیے۔ چین نے مشکل وقت میں ہمیشہ ہماری مدد کی۔ 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں چین نے ہمارا بھرپور ساتھ دیا۔ چین نے ہمیشہ ایک اچھا ہم سایہ ہونے کا ثبوت دیا۔ ہمارے مذہب نے بھی ہمیں یہی سکھایا ہے کہ ہمسائے سے اچھے تعلقات رکھے جائیں اس لیے چین سے ہماری محبت کبھی کم نہیں ہوئی بلکہ اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

شاہراہ ریشم جسے شاہراہ قراقرم بھی کہتے ہیں۔ پاک چین دوستی کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ اس کا ایک سرا پاکستان میں ہے اور دوسرا چین میں۔ قراقرم جیسے دشوار اور بلند ترین پہاڑی سلسلے کو چیرتی ہوئی یہ عظیم شاہراہ چین کے شہر

کاشغر سے جالمتی ہے۔ یہ وہی شہر ہے جس کا ذکر شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ نے اپنے ایک شعر میں یوں کیا ہے

ۛ ایک ہوں مُسلم حَرَم کی پاسبانی کے لیے  
نیل کے ساحل سے لے کرتا بہ خاکِ کاشغر

یہ شاہراہ دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کا ذریعہ ہے۔ اپنی بلندی اور بناوٹ کی وجہ سے اسے دُنیا کا آٹھواں عجوبہ کہا جاتا ہے۔ اسے دُنیا کی بلند ترین شاہراہ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ اس کی تعمیر کا آغاز 1958ء میں کیا گیا۔ ہزاروں پاکستانی اور چینی انجینئروں اور مزدوروں نے دن رات محنت کر کے شاہراہ ریشم کی تعمیر کا کام 1978ء میں مکمل کیا۔ لوگ اسے شاہراہ ریشم کہیں یا شاہراہ قراقرم لیکن حقیقت یہ ہے کہ پاکستان اور چین کے لیے یہ ”شاہراہ دوستی“ کا درجہ رکھتی ہے۔ اس شاہراہ کی کل لمبائی 1300 کلومیٹر ہے۔ اس کا 806 کلومیٹر حصہ پاکستان میں اور 494 کلومیٹر چین میں ہے۔

پاک چین دوستی کو مزید مضبوط کرنے کے لیے دونوں ملکوں کے درمیان 5 جولائی 2013ء کو پاک چین اقتصادی راہداری (PAK CHINA ECONOMIC CORRIDOR) کی تعمیر کا معاہدہ ہوا۔

46 ارب ڈالر کا یہ معاہدہ، ہماری اقتصادی تاریخ کا سب سے بڑا معاہدہ ہے۔ اس منصوبے کے تحت صوبہ بلوچستان میں واقع گوادری کی بندرگاہ کو چین کے علاقے کاشغر سے سڑک اور ریل کے ذریعے ملا دیا جائے گا۔ اس منصوبے کے تحت دونوں ملکوں کے درمیان گیس اور تیل کی پائپ لائن بھی بچھائی جائے گی۔ اس منصوبے کی تکمیل سے جہاں پاک چین دوستی مزید مضبوط ہوگی وہاں ملک میں خوش حالی بھی آئے گی۔ اس سے عام لوگوں کی زندگی بدل جائے گی انھیں روزگار کے زیادہ مواقع ملیں گے۔ یہ منصوبہ پاکستان کے تمام صوبوں کے لیے مفید ثابت ہوگا۔

ہمالیہ، برِ اعظم، ریاست، تسلیم، سفارت خانے، شاہراہ قراقرم، کاشغر، عجوبہ، اقتصادی

خاص الفاظ



سوال نمبر 1: درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے:

- (الف) چین کس بڑے اعظم میں واقع ہے؟  
(ب) چین کب آزاد ہوا؟  
(ج) چین کو کس اسلامی ملک نے سب سے پہلے تسلیم کیا؟  
(د) دنیا کا آٹھواں عجوبہ کس شاہراہ کو کہا جاتا ہے؟  
(ه) پاک چین اقتصادی راہداری منصوبے کا فائدہ کسے ہوگا؟

سوال نمبر 2: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

- (الف) دونوں ملکوں کے درمیان ----- بچھائی جائے گی:  
(i) تیل پائپ لائن (ii) گیس پائپ لائن  
(iii) پانی کی پائپ لائن (iv) گیس اور تیل پائپ لائن  
(ب) پاک چین اقتصادی راہداری کا معاہدہ ----- ہوا:  
(i) 5 جولائی 2012ء (ii) 5 جولائی 2013ء (iii) 5 جولائی 2014ء (iv) 5 جولائی 2015ء  
(ج) شاہراہ ریشم کا ایک سہرا ----- ہے اور دوسرا چین میں:  
(i) نیپال میں (ii) ایران میں (iii) افغانستان میں (iv) پاکستان میں  
(د) شاہراہ ریشم کی تعمیر کا کام ----- مکمل کیا گیا:  
(i) 1947ء میں (ii) 1976ء میں (iii) 1978ء میں (iv) 1980ء میں  
(ه) گوادریکو ----- ملا دیا جائے گا:  
(i) کراچی سے (ii) کاشغر سے (iii) مکران سے (iv) بمبئی سے

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

جملے	الفاظ
	سمندر
	آزاد
	دوست
	تجارت
	ملک

سوال نمبر 4: نیچے دی گئی مثال کے مطابق سادہ جملوں کو منفی جملوں میں تبدیل کیجیے:

منفی جملے	سادہ جملے
میں نے کاپی نہیں خریدی۔	میں نے کاپی خریدی۔ اُس نے امتحان دیا۔ سیب عمدہ ہیں۔ کل بارش ہوئی۔ ساجد ملتان گیا۔ ہم نے کھانا کھایا۔

#### درخواست لکھنے کا طریقہ

جس کے نام درخواست لکھی جا رہی ہے سب سے پہلے اس کے عہدے اور ادارے کا نام مع شہر لکھیے۔

اگلی سطر کے درمیان میں ”جناب عالی!“ لکھیے۔

تیسری سطر میں درخواست کے مضمون کا آغاز ”مُؤدبانہ گزارش ہے“ سے کیجیے اور نہایت اختصار کے ساتھ اپنا

مُذعابیان کیجیے۔ آخر میں درخواست قبول کرنے کی نہایت ادب کے ساتھ استدعا کیجیے۔

اس کے بعد اگلی سطر کے درمیان سے تھوڑا بائیں ”العارض“ لکھیے جس کا مطلب ہے عرض کرنے والا۔ ”العارض“ کے نیچے اپنا نام اور دیگر معلومات درج کیجیے۔

آخر میں اپنے نام کے دائیں طرف تاریخ لکھیے۔

مثال کے طور پر اگر آپ اپنے سکول کے ہیڈ ماسٹر کے نام درخواست لکھ رہے ہیں تو یوں لکھیں گے:

بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول، رینالہ خورد، ضلع اوکاڑہ  
جناب عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ

العارض

محمد اسد

جماعت پنجم، رول نمبر 14

12- اکتوبر 2015

دی گئی مثال کو پیش نظر رکھتے ہوئے بھائی کی شادی کے لیے چھٹی کی درخواست لکھیے۔

سوال نمبر 6: حروف استفہام مناسب جگہ استعمال کر کے سادہ جملوں کو سوالیہ جملوں میں تبدیل کیجیے اور آخر میں سوالیہ کی علامت (?) لگائیے:

سوالیہ جملے	سادہ جملے
	وہ گھر پہنچے۔ یہ اُس کا قلم ہے۔ ہم وہاں نہیں جاسکتے۔ تمہاری کتاب یہاں ہے۔ وہ امجد ہے۔ تم گھر آؤ گے۔

### سرگرمیاں

- پاکستان اور چین کے پرچم اپنی کاپی میں بنائیے۔
- پاک چین دوستی کے حوالے سے اخبارات میں چھپنے والے مضامین اور اشتہارات کے تراشے اپنی کاپی میں چسپاں کیجیے۔

### برائے اساتذہ

- بچوں کو چین کے بارے میں مزید معلومات فراہم کیجیے۔
- بچوں کو پاکستان کے ہم سایہ ملکوں کے نام بتائیے اور انھیں اسلام کے حوالے سے ہمسائے کے حقوق سے آگاہ کیجیے۔
- بچوں کو علامہ محمد اقبالؒ کے اس شعر کا مفہوم آسان الفاظ میں بتائیے جس میں چین کے شہر کا شجر کا ذکر آیا ہے۔
- بچوں کو درخواست لکھنے کی مشق کرائیے۔



## ایک گائے اور بکری



**تدریسی مقاصد:** ☆ طلبہ کو فطرت کے ایک خوب صورت منظر سے آگاہ کرنا۔ ☆ نظم میں مکالماتی انداز سے روشناس کرنا۔ ☆ شاعری میں دل چسپی بڑھانا۔ ☆ اچھی باتوں کو فروغ دینا۔

اک چراگہ ہری بھری تھی کہیں تھی سراپا بہار جس کی زمین  
کیا سماں اُس بہار کا ہو بیاں ہر طرف صاف ندیاں تھیں رواں  
تھے اناروں کے بے شمار درخت اور پتیل کے سایہ دار درخت  
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں آتی تھیں  
طائروں کی صدائیں آتی تھیں

کسی ندی کے پاس اک بکری چرتے چرتے کہیں سے آنکلی  
جب ٹھہر کر ادھر ادھر دیکھا پاس اک گائے کو کھڑے پایا  
پہلے جھک کر اُسے سلام کیا پھر سلیقے سے یوں کلام کیا  
کیوں بڑی بی! مزاج کیسے ہیں؟ گائے بولی کہ خیر اچھے ہیں  
کٹ رہی ہے بُری بھلی اپنی ہے مصیبت میں زندگی اپنی  
آدمی سے کوئی بھلا نہ کرے اس سے پالا پڑے خدا نہ کرے !

دودھ کم دوں تو بڑھاتا ہے ہوں جو دُہلی تو بیچ کھاتا ہے  
 اس کے بچوں کو پالتی ہوں میں دودھ سے جان ڈالتی ہوں میں  
 بدلے نیکی کے یہ بُرائی ہے  
 میرے اللہ! تری دہائی ہے

سُن کے بکری یہ ماجرا سارا بولی ایسا گلہ نہیں اچھا  
 بات سچی ہے بے مزا لگتی میں کہوں گی مگر خدا لگتی  
 یہ چراگہ ، یہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا یہ ہری گھاس اور یہ سایہ  
 ایسی خوشیاں ہمیں نصیب کہاں یہ کہاں ، بے زباں غریب کہاں!  
 یہ مزے آدمی کے دم سے ہیں لطف سارے اسی کے دم سے ہیں  
 سو طرح کا بنوں میں ہے کھٹکا واں کی گزران سے بچائے خدا!  
 ہم پہ احسان ہے بڑا اس کا  
 ہم کو زیبا نہیں گلہ اس کا  
 گائے سُن کر یہ بات شرمائی آدمی کے گلے سے پچھتائی  
 دل میں پرکھا بھلا بُرا اس نے اور کچھ سوچ کر کہا اس نے  
 ”یوں تو چھوٹی ہے ذات بکری کی  
 دل کو لگتی ہے بات بکری کی“

(ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ)

چراگہ، سراپا، طائر، کلام، ماجرا، دُہائی، پالا پڑنا

خاص الفاظ



سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے:

- (الف) چراگہ (چراگاہ) میں کون کون سے درخت تھے؟  
 (ب) بکری چرتے چرتے کہاں آنکلی؟  
 (ج) بکری نے گائے کو دیکھ کر سب سے پہلے کیا کیا؟  
 (د) اس نظم سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟  
 (ه) اس نظم کے شاعر کا نام لکھیے۔

سوال نمبر 2: مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

(i) دودھ کم دوں تو۔۔۔۔۔ ہے۔

(ii) چراگہ۔۔۔۔۔ تھی۔

(iii) میرے اللہ! تیری۔۔۔۔۔ ہے۔

(iv) ہم پہ۔۔۔۔۔ ہے بڑا اُس کا۔

(v) ایسی خوشیاں ہمیں۔۔۔۔۔ کہاں۔

مناسب الفاظ
دہائی
بڑا بڑا
احسان
نصیب
ہری بھری

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ کے مترادف الفاظ لکھیے:

الفاظ:	درخت	صدائیں	ندی	لطف	گلہ
مترادف الفاظ:					

سوال نمبر 4: ان الفاظ کے متضاد لکھیے:

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
بہار		بھلا	
دُلی		اچھائی	

سوال نمبر 5: اس نظم میں محاورے بھی استعمال ہوئے ہیں، جیسے:

”خدا لگتی کہنا“ ”دل کو لگنا“ ”پالا پڑنا“

ان محاوروں کے معنی لغت سے تلاش کر کے لکھیے اور انہیں اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

سوال نمبر 6: مذکورہ نمونہ الفاظ الگ الگ کیجیے:

درخت ، ہوا ، مصیبت ، ماجرا ، احسان ، بات

سوال نمبر 7: مندرجہ ذیل منفی اور استغنیامیہ جملوں کو سادہ جملوں میں تبدیل کیجیے:

(الف) وہاں انا اور پپیل کے درخت نہیں تھے۔

(ب) کیا گائے ندی کے پاس کھڑی تھی؟

(ج) کیا ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں؟

(د) بکری نے سلیقے سے کلام نہیں کیا۔

(ه) کیا اچھی بات دل کو لگتی ہے؟

### سرگرمیاں

● یہ الفاظ حروفِ تہجی کے اعتبار سے خوش خط لکھیے:

بہار، طائر، کلام، زندگی، خوشیاں، گلہ

● اس نظم کو کہانی کی صورت میں ایک چارٹ پر خوش خط لکھیے اور جماعت کے کمرے میں آویزاں کیجیے۔

### برائے اساتذہ

● طلبہ میں اشعار یا نثری جملے کو خوش خط لکھنے کا مقابلہ کرائیے۔

● طلبہ کو بکری اور گائے کی باتیں نثری مکالمے کی صورت میں لکھوائیے۔



## احمد کی سمجھ داری

احمد دسویں جماعت کا ایک ذہین طالب علم تھا۔ علم کے ساتھ ساتھ اسے اخبار پڑھنے، خبریں سننے اور اچھے دوست بنانے کا بہت شوق تھا۔ وہ روزانہ شام کو سکول کا کام ختم کرنے کے بعد اپنے محلے کے جزل سٹور کے باہر بیٹھ کر اخبار پڑھتا تھا اور کبھی کبھار اس کے ساتھ اس کا کوئی دوست بھی ہوتا تھا۔ روزانہ جب وہ اخبار پڑھتا اور یہ خبر اس کی نظر سے گزرتی کہ کل ملک کے کسی حصے میں کسی کو گولی مار دی گئی یا بم دھماکے سے اتنے لوگ زخمی ہوئے یا مر گئے وہ تو ایک گہری سوچ میں گم ہو جاتا پھر بہت سے سوال اس کے ذہن کو بے چین کر دیتے۔

- یہ دہشت گردی کا لفظ جو اخبار میں روز لکھا ہوتا ہے اس کا کیا مطلب ہے؟

- روزانے لوگ کیوں مرتے ہیں؟

- میں کیا کر سکتا ہوں؟

ایک دن احمد اپنے دوست ذیشان کو لے کر اُستاد صاحب کے پاس گیا اور اپنی الجھن بیان کی۔ اُستاد صاحب چند لمحوں کے لیے گہری سوچ میں گم ہو گئے پھر مسکراتے ہوئے بولے ”مجھے آپ لوگوں کی یہ بات سن کر خوشی ہوئی۔ آپ بطور شہری بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ آپ اپنے محلے میں کسی نئے آنے والے شخص یا کسی غیر معمولی سرگرمی پر نظر رکھیں اور اگر کوئی ایسی بات نظر آئے تو اپنے دوستوں اور گھر والوں سے بات کر کے مکمل طور پر جاننے کی کوشش کریں اور جب آپ یہ سب کچھ کر لیں گے تو خود بخود آپ کو اپنے سوالات کے جواب مل جائیں گے۔“

احمد سکول جانے کے لیے گھر سے نکلتا تو گلی کی ٹکڑ پر واقع ایک چھوٹے سے مکان کے قریب آ کر اس کے قدم آپ ہی آپ رُک جاتے۔ اس نے اس مکان کے دروازے پر ہمیشہ تالا لگا ہوا پایا، لیکن عجیب بات تھی کہ دروازے کے قریب ہی ایک چھوٹی سی کھڑکی تھی اور اس کھڑکی کے اندر سے اسے روشنی نظر آتی تھی۔ اسے یہ مکان ہمیشہ نہایت پُر اسرار لگا۔ اس نے اپنے دوستوں سے کئی بار اس مکان کے بارے میں پوچھا تو اسے صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ مکان میں نئے کرایہ دار آئے ہیں لیکن محلے کے کسی شخص نے ان کرایہ داروں میں سے کسی کو نہیں دیکھا تھا۔

ایک دن شام کے وقت احمد گلی میں نکلا تو اپنے گھر کے دروازے کے قریب کھڑے ہو کر اُسی پُر اسرار مکان کو دیکھنے لگا۔ اس کے دل میں عجیب عجیب خیالات پیدا ہو رہے تھے۔ وہ جانتا چاہتا تھا کہ نئے کرایہ دار کسی سے ملتے کیوں نہیں، ابھی وہ یہ بات سوچ ہی رہا

تھا کہ اچانک اُسے ایک شخص اس پراسرار مکان کے دروازے کی طرف بڑھتا دکھائی دیا۔ وہ شخص عجیب سی نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا، جیسے اسے خدشہ ہو کہ کوئی اسے دیکھ نہ لے۔ احمد جلدی سے تھوڑا سا پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا تاکہ وہ شخص اسے دیکھ نہ لے۔

اگلے دن پھر ایسا ہی ہوا۔ آج احمد جان بوجھ کر اپنے گھر کے دروازے کے قریب کھڑا ہوا تھا۔ وہ اس پراسرار مکان کے مکینوں کے بارے میں کچھ زیادہ جاننا چاہتا تھا۔ پہلے اس نے سوچا کہ وہ اس مکان کی طرف جائے لیکن وہ اچانک ٹھنک کر رک گیا، کیونکہ آج وہی کل والا آدمی مکان کی طرف بڑھ رہا تھا، لیکن آج اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا۔ دونوں کے ہاتھوں میں ایک ایک تھیلا تھا۔ دونوں تھیلے خاصے وزنی محسوس ہو رہے تھے، لگتا تھا کہ انھیں وہ تھیلے اٹھاتے ہوئے خاصی دقت ہو رہی تھی۔ وہ دونوں جلدی جلدی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے تالا کھول کر مکان کے اندر داخل ہو گئے، احمد نے محسوس کیا کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔ وہ جلدی سے اپنے گھر کے اندر آیا اور سیدھا اپنے ابو کے پاس پہنچا۔ وہ پہلے بھی اپنے ابو سے اس پراسرار مکان کے بارے میں بات کر چکا تھا لیکن انھوں نے اس کی بات سن کر کچھ زیادہ توجہ نہ کی تھی۔ آج جب اس نے دونوں پراسرار آدمیوں کی بات اپنے ابو کو بتائی تو وہ تھوڑا چونکے۔ پھر وہ اچانک اٹھے اور بولے، "آؤ! ذرا چل کر دیکھتے ہیں۔"

احمد اور اس کے ابو اس مکان کے قریب پہنچے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ دروازے پر تالا لگا ہوا تھا لیکن کھڑی سے روشنی باہر آتی نظر آرہی تھی۔ احمد اور اس کے ابو جلدی سے گھر واپس آ گئے۔ احمد کے ابو نے فون اٹھایا اور ون فانیو پر کال ملائی۔ انھوں نے دوسری طرف موجود پولیس اہل کار کو پراسرار مکان کے پراسرار مکینوں کے بارے میں بتایا۔ تقریباً پندرہ منٹ کے بعد وہاں پولیس کی گاڑیاں آگئیں جن میں جدید اسلحہ سے لیس پولیس اہل کار موجود تھے۔ احمد اور اس کے ابو نے مکان کی نشان دہی کی تو پولیس والوں نے دروازے پر لگا ہوا تالا توڑا اور تیزی سے اندر داخل ہو گئے۔ پولیس اہل کاروں نے ساری کارروائی اتنی تیزی سے کی کہ اندر موجود لوگوں کو سنہلنے کا وقت ہی نہ ملا۔ وہاں پانچ آدمی موجود تھے، پولیس نے تلاشی لی تو وہاں کئی تھیلے پڑے تھے جن میں اسلحہ بھرا ہوا تھا۔ پولیس نے ان پانچوں آدمیوں کو گرفتار کر لیا اور اپنے ساتھ تھانے لے گئی۔

اگلے دن احمد نے اخبار دیکھا تو سب سے پہلے اس کی نظر جس خبر پر پڑی وہ یہ تھی:

"شہر میں دہشت گردی کی بڑی واردات ناکام بنادی گئی، 5 دہشت گرد گرفتار، خطرناک اسلحہ برآمد، دہشت گرد کئی ہفتوں سے ایک مکان میں مقیم تھے، ذمہ دار شہری کی اطلاع پر بروقت کارروائی کر کے گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ پانچوں افراد شہر میں کسی بڑی واردات کی منصوبہ بندی کر رہے تھے۔"

احمد نے اپنے ابو کو اخبار دکھایا تو بولے: "احمد یہ تمہارا کارنامہ ہے اگر تمہاری طرح سارے بچے اپنے گرد و پیش کی خبر رکھیں اور سمجھداری سے کام لیں تو انسانیت کے دشمنوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔"

(سید صغیر الحسنین ترمذی، ناصر بشیر)



### مناسب الفاظ

1717

لا وارث

غیر معمولی

دُشمنوں

-1

مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

- i ہمیں \_\_\_\_\_ کھلونے اور بیگ سے دُور رہنا چاہیے۔
- ii محلّے میں آنے والے نئے شخص کی \_\_\_\_\_ سرگرمی پر نظر رکھیں۔
- iii ہمیں انسانیت کے \_\_\_\_\_ کا خاتمہ کرنا ہے۔
- iv کسی پُر اسرار سرگرمی کی فوری اطلاع \_\_\_\_\_ پر دینی چاہیے۔

-2

درست جملے کے سامنے (✓) اور غلط جملے کے سامنے (x) کا نشان لگائیں:

- i احمد پانچویں جماعت کا طالب علم تھا۔ ☐
- ii ہمیں اپنے ارد گرد کی خبر رکھنی چاہیے۔ ☐
- iii سمجھداری سے کام لینے سے انسانیت کے دُشمنوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ ☐
- iv ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ اپنے محلّے کی حفاظت نہ کریں۔ ☐
- v بم دھماکے کی صورت میں ہمیں ڈرنا نہیں چاہیے۔ ☐

-3

درج ذیل الفاظ کی مدد سے ایسے جملے بنائیں جو اُن کا مفہوم واضح کر دیں:

- i اُلجھن : .....
- ii غیر معمولی : .....
- iii خدشہ : .....
- iv ٹھٹک : .....
- v نشاندہی : .....

-4

سبق کے متن کو سامنے رکھ کر درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

- i احمد کیوں پریشان رہتا تھا؟
- ii ایک شہری کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟
- iii پُر اسرار مکان میں کس قسم کی سرگرمیاں ہوتی تھیں؟
- iv احمد کے ابو نے کس نمبر پر اطلاع دی؟
- v انسانیت کے دُشمنوں کا خاتمہ کیسے ممکن ہے؟





## بہادر بچے

پاکستانی بچے ہیں ہم ، امن سے اتنا پیار ہمیں  
 اپنے اندر کے دشمن سے لڑنا ہے اس بار ہمیں  
 دریا میں طغیانی ہے ، منجھدار میں کشتی ٹھہری ہے  
 لیکن ہم نے سوچ لیا ہے، جانا ہے اُس پار ہمیں  
 کلیاں دل کی کھل جائیں گی، بادِ صبا اٹھلائے گی  
 فصلِ بہار ہے آنے والی ، دکھتے ہیں آثار ہمیں  
 صحنِ چمن کی مٹی کو ہم اپنے خون سے سینچیں گے  
 اس کا اک اک صحرا آخر کرنا ہے گلزار ہمیں  
 ہم آنکھوں میں سپنے لے کر آگے بڑھتے جائیں گے  
 موت سے ہم کو ڈر نہیں لگتا، جینے سے ہے پیار ہمیں  
 منزل پر پہنچیں گے اک دن ، وہیں قیام کریں گے ہم  
 روک نہیں سکتی ہے ناصر کوئی بھی دیوار ہمیں  
 (ناصر بشیر)

آئیے! مل کر پاکستان کو مضبوط بنائیں

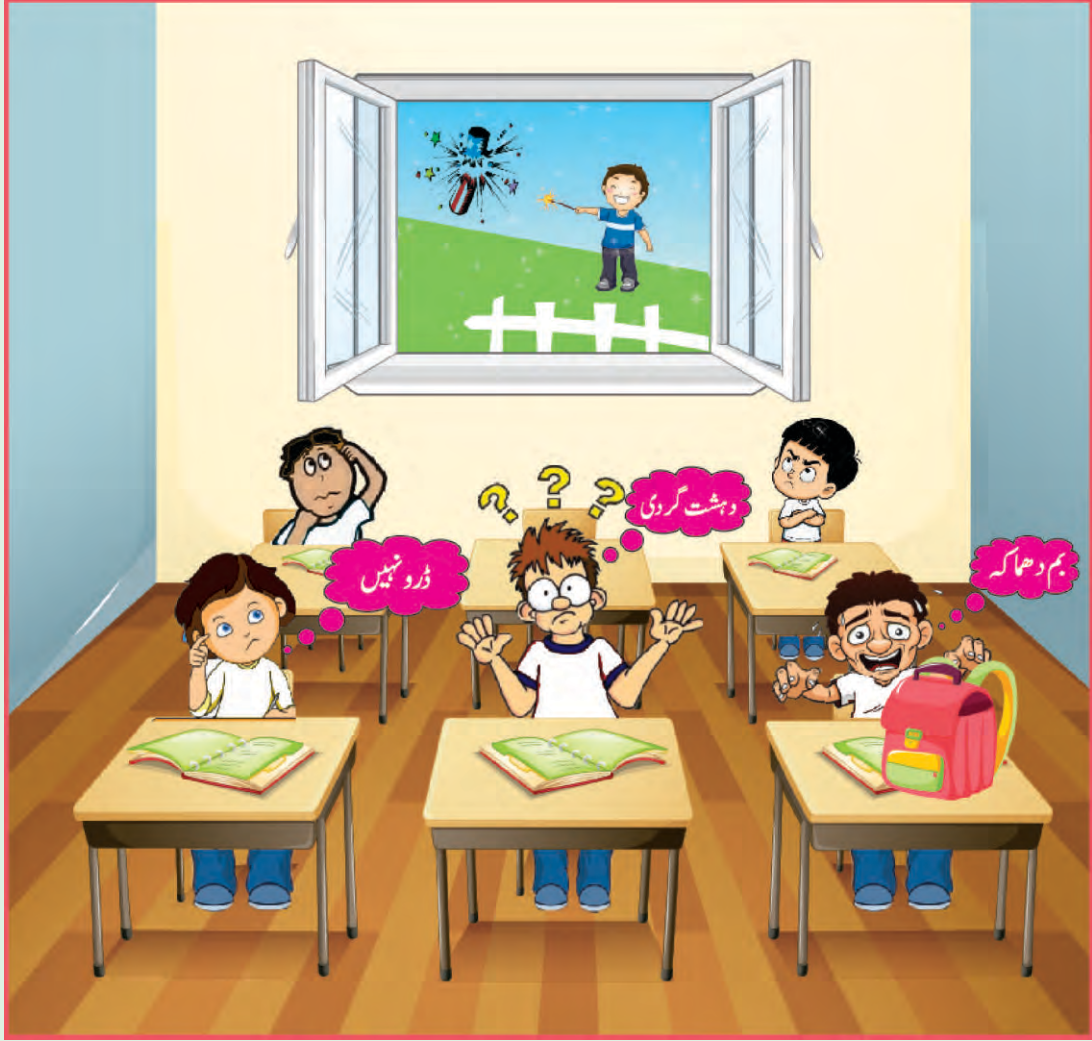
ہمیں بہادری اور  
سمجھداری سے کام لینا ہے



ہمیں پُر امن  
پاکستان بنانا ہے

ہمیں پڑھنا ہے





اگر کوئی حادثہ ہو تو ہمیں ڈرنا نہیں چاہیے۔



- ہمیں کیا کرنا چاہیے؟
- ہمیں لاوارث کھلونے، بیگ یا ڈبے سے دور رہنا چاہیے۔
- اگر آپ کے والدین ساتھ ہوں تو ان کو بتانا چاہیے۔



حادثے کی صورت میں ہمت، حوصلے اور سمجھداری سے کام لینا چاہیے۔

لوگ عبادت گاہوں میں نہیں جاسکتے۔



بچے سکول نہیں جاسکتے۔



لوگ چیزیں خریدنے کے لیے بازار نہیں جاسکتے۔



دہشت گردی ہوتی ہے  
تو کیا ہوتا ہے؟

لوگ دفتر نہیں جاسکتے۔



لوگ پٹرول پمپ پر نہیں جاسکتے۔



لوگ فیکٹری کام پر نہیں جاسکتے۔



لوگ تفریح کے لیے پارک میں نہیں جاسکتے۔



دہشت گردی ملک کے کاروبار کو متاثر کرتی ہے۔



## اپنے گھر اور محلے کا خیال رکھیں۔

انسان دشمن لوگ محلوں میں ایسی جگہ جاتے ہیں  
جہاں زیادہ لوگ اکٹھے ہوں تاکہ فائرنگ یا بم  
دھماکہ کر کے ان کو نقصان پہنچا سکیں مثلاً مسجد،  
پارک اور بازار وغیرہ۔

### ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

- کسی اجنبی سے بات نہیں کرنی چاہیے۔
- تصدیق کے بغیر گھر کا دروازہ کسی اجنبی کے لیے مت کھولیں۔
- اگر کہیں بھی کسی مشکوک شخص یا لاوارث سامان کو دیکھیں تو فوراً والدین کو بتائیں تاکہ وہ پولیس کو اطلاع کریں۔

## محلے کی حفاظت کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔



سکول میں اپنی حفاظت کے لیے  
احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔

### ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

- سکول اوقات میں سکول سے باہر نہ جائیں۔
- سکول آتے جاتے کسی اجنبی سے بات نہ کریں۔
- اساتذہ کی ہدایات پر عمل کریں۔



## ہم ایک بہادر قوم ہیں

## ہمیں دہشت گردی ختم کرنے کے لیے مل کر کام کرنا ہو گا



ہمیں اچھے پاکستانی ہونے کا ثبوت دینا چاہیے

دہشت گردی ختم کرنے میں حکومت کا ساتھ دیں

### سوچ کر بتائیں

اگر پارک میں آپ کو ایک لاوارث بیگ ملے تو آپ کیا کریں گے؟

- بیگ کے پاس جائیں گے۔
- کسی بڑے کو بتائیں گے۔

اگر آپ کو شک ہو کہ لاوارث سامان میں بم ہے تو کس نمبر پر اطلاع دینی چاہیے؟

1717

1616

دہشت گردی سے متاثرہ افراد سے یک جہتی کا عالمی دن کس تاریخ کو منایا جاتا ہے؟

22 جون

21 اگست



## فرہنگ

### حجرِ اسود کی کہانی

حمد

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
ایمان دار، امانتیں رکھنے والا	ایمن	حیران ہوئی، چوکی	ٹھٹھکی
رسول، نبی، پیغام لانے والا	پیغمبر	سردی کا موسم	جاڑا
نصب کرنا، لگانا	تنصیب	خوب صورتی	خوش نمائی
تجربہ کار	جہاں دیدہ	موسم	رُت
سیاہ پتھر، خانہ کعبہ کی دیوار میں نصب	حجرِ اسود	اُجلا، پُر نور	روشن
خاص پتھر		منظر، وقت	سماں
دانش، عقل	حکمت	انوکھا، عجیب	عجب
خطرہ	خَدشہ	اللہ تعالیٰ کی طاقت، شان	قُدرت
سچا	صادق	ہر چیز پر قدرت رکھنے والا	قادر
چکر، خانہ کعبہ کے گرد چکر لگانا	طواف	مضبوط	قوی
بیٹا	فرزند	عمدہ / انمول	نادر
		نظر	نگاہ

نعت

### خدمتِ خلق — ایک عبادت

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
ظاہر کرنا	اظہار	سچ، سچائی	حق
چاروں طرف سے گھر کر آنا	امنڈ آنا	وہ دُعا جو حضرت محمدؐ کا نام آتے ہی	دُرود
خوش خبری	بشارت	مسلمان رحمت کی طلب کے لیے پڑھتے ہیں	
پیش کرنے کا انداز	پیش کش	چمکنا	دَمکنا
لوگوں کی مدد کرنا	خدمتِ خلق	رہبر، راستہ کھانے والا	رہ نمّا
نقصان، گھٹانا	خسارہ	راستہ دکھانے والا	رہبر
		آسمان	فلک
		جگہ	مقام
		ہدایت کرنے والا	ہادی

## مادرِ ملت فاطمہ جناحؒ

معنی	الفاظ
نجات، نجات دہندہ	آزادی
فرماں برداری، بندگی، حکم ماننا	اطاعت
وجہ سے، باعث، سبب	بدولت
بہتری	بھلائی
بلندی، برتری، آگے بڑھنا	ترقی
حرکت دینا، بلانا	تحریک
خدمت کی جمع، بھلائی کے کام	خدمات
دولت	سرمایہ
طریقہ	شعار
بدلہ	صلہ
سب سے پیارا	عزیز ترین
قاعدہ، قانون کی پابندی	نظم و ضبط
اللہ کی عطا	نعمت

رضامند	راضی
رفاہ عامہ	عوام کی بہبود
صدقہ جاریہ	ایسا صدقہ جس کا فائدہ لوگوں کو ہمیشہ پہنچتا رہے
مال اسباب	سامان
مخصوص	خاص کیا ہوا
مزید	بڑھ کر، زیادہ کیا ہوا
معاوضہ	بدلہ
معمول	عمل کیا ہوا، ایسا عمل جو بار بار کیا جائے
ملکیت	قبضہ
منافع بخش	فائدہ دینے والا، نفع دینے والا
نبوت	پیغمبری، رسالت
وقف	خدا کے نام کی ہوئی چیز، عطا، بخشش

## لاہور کی بادشاہی مسجد

معنی	الفاظ
تاریخ میں نمایاں مقام رکھنے والا	تاریخی
طرف	جانب
تالاب	حوض
دلکش، خوب صورت	خوش نما
روح فزا	روح پرور
نام وری، مشہوری	شہرت
نفس، اعلیٰ درجے کا	نمودہ
کھلا، وسیع	کشادہ
مسجد میں امام کے کھڑے ہونے کی جگہ،	محراب
درمیان میں، کسی چیز کا درمیانی حصہ	مرکزی
اذان دینے والا	مؤذن

## پاک وطن ہے پاکستان

معنی	الفاظ
پہاڑ، کوہ	پرہت
نگرانی کرنے والے	رکھوالے
باغ، پھمن	گلشن
گہرے بادل	گھٹائیں
مست، مدہوش	متوالے
انوکھا، الگ، منفرد	نرالا
سرسبز	ہریالا
طاقت، حوصلہ	ہمت

## میجر محمد طفیل شہید

معنی	الفاظ
(عصب کی جمع) نیس، رگیں، پٹھے	أعصاب
جان لینا	بھانپ لینا
شکست کھا کر بھاگ جانا، پیچھے ہٹنا	پسپا ہونا
حفاظت	دفاع
بہادری	شجاعت
فوجی	عسکری
میدان جنگ، مقابلہ	معرکہ
مددگار، مختار، قائم مقام	نائب
تحفہ، وہ چیز جو بطور پیش کش دی جائے۔	نذرانہ
حملہ، دھاوا	یکفار

## بھائی کے نام خط

معنی	الفاظ
واقفیت، علم	آگاہی
آپ پر سلامتی ہو	السلام علیکم
فائدہ	افادیت
آسانی، نرمی	سہولت
مختصر کیا گیا	مُحَفَّف
پابند کیا گیا	مُحَدَّد

مُتَبَرِّک	برکت والا، مقدس، پاک
منسوب	کسی کے ساتھ تعلق دیا گیا، نسبت کیا گیا
نظارہ	نظر ڈالنا، منظر
نقص	خامی، عیب، کمی
وسط	درمیان
وسعت	گنجائش، فراخی

## دیکھو ناچ رہا ہے مور

معنی	الفاظ
مور جھل، پروں یا بالوں کا گچھا جس سے مکھنیاں اڑاتے ہیں	چنور
زمین	دھرتی
موسم	رُت
بارش کے دو مہینوں کے نام، بکرمی (ہندی) سال کے دو مہینوں کے نام	ساون، بھادوں
ایک ساز کا نام	طنبور
گلی کی جمع، شگوفے، ان کھلا چھول	کلیاں
شگوفہ، گلی	کونیل
چمن، باغ	گلزار
زیورات	گہنے
گہرا بادل، گھٹا	گھنگھور
سبزہ	ہریالی

## کھیوڑہ کی سیر

## صبح سویرے

معنی	ألفاظ	معنی	ألفاظ
(اثر کی جمع) خاصیتیں، نتائج، فائدے	اثرات	آسمان	اُمبر
بیرونی ممالک سے تجارت	برآمد	شبنم کے قطرے	اوس
کسی مال کا ملک سے باہر بھیجنا،	جھلک	پھولوں کی کیاری	پھلواری
جلوہ، چمک دمک، روشنی، تجلی	ذرائع	شاخ بھنی	ڈالی
(ذریعہ کی جمع) وسیلے، پہنچنے کے طریقے	سیاحوں	خوش گوار	سُہانا
سیر کرنے والے	سجاولٹ	فصل، زراعت	کھیتی
آرائش، سنوارنا	نُرنک	نرم، کوئل	نازک
زیر زمین راستہ	قدیم	روشنی	نور
پرانا، پرانے زمانے کا	کان گنی		
پہاڑ کھودنے کا عمل	گائیڈ		
رہنما، رہبر، راستہ دکھانے والا	مُشاہدہ		
دیکھنا، معائنہ کرنا	مُعَدِّل		
درمیانی درجے کا			

## میرا گاؤں میرا گھر

## ہماری کائنات

معنی	ألفاظ	معنی	ألفاظ
گرمی، جوش	حرارت	(جنس کی جمع) فصلیں وغیرہ	اُجناس
دودھ کے رنگ کا، سفید	دودھیا	گندگی	آلودگی
فطرت، طاقت، اللہ تعالیٰ کی شان	قدرت	ایسی محفل جس میں لوگوں کو مدعو کیا گیا ہو	تَقْرِیب
دُنیا، جہان	کائنات	طاقت ور	توانا
گردش کی جگہ، دائرہ	مدار	محنتی، سخت محنت کرنے والا	جفاکش
شعاع جو لوٹ کر آئی ہو، اُلٹا	مُنعکس	احاطہ، زمین	رقبہ
فرضی خط، جس کے گرد سیارہ گردش کرتا ہے	مُجور	بوڑھا	عمر رسیدہ
سلسلہ، ترتیب	نظام	عام طور پر	عموماً
		تجارت گاہ، بازار	مَیڈی
		دواخانہ، ڈسپنسری	مرکزِ صحت
		رہن، سہن	معاشرت
		جڑا ہوا	وابستہ

## ماں کا خواب

بدلہ	عوض
مُہیا کرنا، اکٹھا کرنا	فراہم کرنا
تقریباً	کم و بیش
مکان تعمیر کرنے والا، مستری	معمار
کام، فن	ہنر

## میں سکاؤٹ بنوں گا

معنی	الفاظ
اکٹھ، ہجوم	اجتماع
مُحفل	تقریب
محنت سے، پوری توجہ سے	تن دہی سے
حرکت دینا، متحرک کرنا	تحریک
اچھے اخلاق والا	خوش اخلاق
اپنی ذات پر بھروسہ	خود اعتمادی
خدمت کی غرض سے بغیر اجرت	رضا کارانہ
شامل ہونا	شرکت کرنا
شرکت، شامل ہونا	شمولیت
کام کرنے والا	کارکن
نچت کی عادت	کفایت شعاری
وطن سے محبت کرنے والا	مُحِب وطن
ہجرت کرنے والا	مُہاجر
مدد کرنے والا	مددگار
نظم و ضبط کا پابند، قانون کے مطابق	مُنظَّم
گُرسی، بیٹھنا	نشست
نگرانی کرنے والا	نگران
یا تنخواہ پر کام کرنے والا	

معنی	الفاظ
آنسو	آنک
بے تابی، بے قراری، بے چینی	اضطراب
بہتری	بھلائی
بیٹا	پُسر
لباس	پوشاک
غصہ	پیچ و تاب
خوف	دہشت
چراغ	دیا
سبز پتھر	زُرد
مُشکل	محال

## ہمارے پیشے

معنی	الفاظ
روزی کمانے کا ذریعہ	پیشہ
محنتی	جفاکش
پڑھا لکھا	خواندہ
دیہاتی	دیہی
رنگ بھرنے کا کام کرنے والا	رنگ ساز
رزق، خوراک	روزی
ساتھ ساتھ	شانہ بشانہ

## پاک چین دوستی

## ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی

معنی	آلفاظ	معنی	آلفاظ
کاروبار	تجارت	تیلی۔ ماچس کی تیلی	دیا سلائی
ماننا	تسلیم کرنا	کھانا پکانے کا برتن	دیگی
دلیل	ثبوت	برتن سے کچھ نکالنے، چاول وغیرہ کھانے کا ظرف	چمچہ
ملک، سلطنت	ریاست	وہ کپڑا جسے بچھا کر کھانا کھلایا جائے	دستر خوان
بڑی سڑک	شاہراہ	فریاد	دہائی
پار کرنا	عبور کرنا	مخلوق، دنیا، لوگ	خلقت
حیران کن چیز	عجوبہ	مٹھائی بنانے والا	حلوائی
		سبزی ترکاری بیچنے والا	کھجڑا

## ایک گائے اور بکری

معنی	آلفاظ
چراگاہ، گھاس کا میدان، سبزہ زار	چراگہ
فریاد، التجا	دُہائی
سر سے پیر تک، مکمل طور پر	سراپا
پرنده	طاہر
گفتگو	کلام
کہانی، داستان	ماجرا

## ہمارا ماحول

معنی	آلفاظ
گندہ، خراب	آلودہ
(دوا کی جمع) دوائیں	ادویات
وجوہات، ساز و سامان	اسباب
پھڑپھڑانا، بے قراری	خو پ
جان لیوا مادہ	زہریلا مواد
زمین کے نیچے	زیر زمین
کام کرنے کی جگہ	کارخانہ
شیشے، چینی یا مٹی کا گول سا برتن	مرتبہان
شامل، شریک	مشمتمل